نایاب عشق از مریم فیاض

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

نایاب عشق

از قلم مریم فیاض

یہ کہانی ہے ایک ایسی لڑکی کی جو خود بھی اپنی کہانی سے واقف نہیں تھی اسکی ساری زندگی تو اسکے بابا تھے جن سے وہ بے پناہ محبت کرتی تھی اور وہ بھی اسے اپنی آنکھوں پر بٹھائے رکھتے تھے لیکن کیا وقت ہمیشہ ایسا رہے گا؟ کون جانے یہ تو بس وقت ہی بتا سکتا ہے کہ ایسی کون سی حقیقت تھی جو اس سے چھپائی گئی تھی؟؟ .

یہ داستان ہے ایک لڑکے کی لیکن کیا وہ واقعی وہی انسان ہے جو وہ دنیا کے سامنے بنتا ہے شاید ہاں یہ وہی ہو یا پھر نہیں کسی پر اندھا اعتبار بھی نہیں کرنا چاہیے

خیر !

یہ سب وقت ہی بتائے گا

کہ کون کتنے اعتبار کے لائق ہے.

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 4

اسلام آباد کا موسم بہت ہی سرد سا تھا۔اس رات چاروں طرف ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔اس سرد ہوا کی لہریں طلال ویلا کی اس عالیشان عمارت کو چیرتی ہوئی آر پار جا رہی تھیں۔رات کا پچھلا پہر تھا،یعنی کہ تین بجے کا وقت-رات کی گہری کالی سیاہی میں چاند بادلوں میں چھپا تھا،ہلکی ہلکی روشنی سارے آسمان پر پھیل رہی تھی جو آسمان کو مدھم سا روشن کر رہی تھی۔اس کے کمرے کی کھڑکیوں میں سے چاند کی ہلکی ہلکی روشنی پردوں کو چیرتی کمرے میں پھیلی ہوئی تھی۔کمرے میں دوسری قسم کی کوئی بھی روشنی نہیں تھی ساری بتیاں بند تھیں ایک حد تک اندھیرا تھا اور گہری خاموشی تھی،اسے خاموشی پسند تھی وہ زیادہ تر خاموش ہی رہا کرتا تھا۔وہ بیڈ کے

WWW.NOVELSCLUBB.COM

سرہانے کے ساتھ ٹانگیں دراز کی ئے بیٹھا تھا گود میں رکھے لیپٹاپ کی روشنی سے اس کا چہرہ روشن ہو رہا تھا اس کی انگلیاں تیزی سے لیپ ٹاپ پر حرکت کر رہی تھیں چہرہ سپاٹ مگر پر سکون ساد کھائی دے رہا تھا۔۔ کسی بھی قسم کی پریشانی سے سوچ سے اور فکر سے خالی- جب اس نے ساتھ رکھی سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ دوڑایا تو ایک چپ اس کے ہاتھ لگی اس نے اس چیپ کو لیپ ٹاپ میں لگا دیا۔۔تب اس نے لیپ ٹاپ پر ایک صفحہ کھولا جہاں ایک تصویر اسکرین پر چمکتی ہوئی دکھائی دی۔ وہ تصویر مریم کی تھی جو زارا نے دائم کے کیمرے سے کھینچی تھی دائم کی سرمئ آنکھیں ایک لمحے کے لیے اس تصویر پر رک سی گئی تھیں۔ وہ ہنستے ہوئے زیادہ خوبصورت لگ رہی تھی یا اس کی چمکتی سبز آنکھیں زیادہ خوبصورت تھیں یہ سمجھنا اس کے لی ئے بے حد مشکل تھا۔ وہ تھی ہی اتنی معصوم دائم نے سر جھٹکا اور تصویر آگے بڑھا دی وہ ایک کے بعد ایک تصویر دیکھتا گیا جب ایک تصویر پر اس کی چلتی انگلیاں رک سی گئیں آنکھوں میں حیرت سی اُمنڈ آئی یہ تصویر دائم اور ارمان کی

www.novelsclubb.com

تھی جس میں وہ ساتھ. کھڑے ہنس رہے تھے یہ کب اور کس نے کھینچی یہ سمجھنے میں دائم کو چند ہی لمحے لگے اور اسکرین کو دیکھتے چہرے پر ایک گہری سی مسکراہٹ آئی..

ایک گہرا سانس لیا دایاں ہاتھ بالوں میں پھیرا مسکراہٹ اب مدھم ہو چکی تھی وہ جان چکا تھا کہ یہ تصویر ضرور مریم نے ہی لی ہے لیکن کیسے یہ صرف وہی جانتا تھا اسے وہ وقت یاد ہے جب وہ کیمرہ سے ان کی تصویر لے رہی تھی——دائم نے لیپ ٹاپ بند کیا اور بیڈ سے اتر کر کمرے سے باہر نکلا اور کچن کی سمت جانے لگا وہ اپنے لیے کافی بنانے جا رہا تھا جب اسے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا کوئی دور بالکونی میں کھڑا تھا دائم چلتا ہوا قریب آیا تو وہاں فرزانہ صاحبہ کان سے موبائیل لگائے کھڑی تھیں شاید وہ کسی سے بات کر رہی تھیں مگر رات کے اس وقت ؟ دائم نے ذہن میں ایک خیال ابھرا وہ دبے ہوئے قدموں سے چلتا ہوا قریب آیا وہ اب بھی فون پر کسی سے بات کر رہی تھیں یا شاید بحث کر رہی تھیں اتنی کھوئی ہوئی تھیں

www.novelsclubb.com

کے انہیں دائم کے آنے کا احساس نہیں ہوا پھر یکدم وہ خاموش ہو گئیں۔۔ان کی چلتی زبان رکی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے مڑی جہاں دائم بہت ہی پر سکون انداز میں بازو سینے پر باندھے کھڑا تھا سپاٹ چہرہ لئے فرزانہ صاحبہ کے چہرے کا رنگ فک سے اُڑا آنکھوں میں حیرت اور پریشانی کا ملا جلا تاثر تھا۔وہ بمشکل بولیں

تم یہاں میرے پیچھے کیوں کھڑے ہو؟"وہ خود کو نارمل کرتے بولیں۔"

یہ میرا گھر ہے میں جہاں چاہوں وہاں کھڑا ہو سکتا ہوں۔لیکن آپ اتنی گھبرا" کیوں رہی ہیں؟"اسی پر سکون انداز میں بولا وہ سامنے کھڑی عورت کو لاجواب کر گیا

میں کیوں؟گھبرانے لگی میں کوئی چور تھوڑی ہوں جو تمہارے پاس کھڑے " ہونے سے گھبرا جاؤں گی لڑکے۔۔"وہ خود کو نارمل کرتے جلادینے والے انداز میں بولیں -

گھبرا تو آپ ایسے ہی رہی ہیں جیسے چوری کر رہی ہوں—"دائم تلخ سا مسکرایا اور" سرد چہرہ لیے کچن کی جانب مڑ گیا۔اس کی. مسکراہٹ میں ایسا کیا تھا جسے دیکھ کر فرزانہ صاحبہ کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد لہر دوڑی اس کے جاتے ہی اُنہوں نے ۔ ایک گہری سانس خارج کی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئیں

دائم کا موڈ اب پوری طرح سے خراب ہو چکا تھا وہ کیسے بھول سکتا تھا جو بھی اس کے ساتھ کیا گیا وہ کیسے اپنے ساتھ کی گئی زیادتیوں کو بھلا سکتا تھا جب کے زیادتی کرنے والی اس کے گھر میں اس کی نظروں کے سامنے تھی کتنا وقت گزر چکا تھا سب کچھ گزر جاتا ہے مگر سب کچھ بھلایا نہیں جاتا یادیں آخری سانس تک انسان کے ساتھ رہتی ہیں وہ جتنی بھی کوشش کرے اپنے ذہن سے ان تمام باتوں کو جھٹک نہیں سکتا......

www.novelsclubb.com

بابا میرا یقین کریں میں سچ بول رہا ہوں" وہ بچہ اپنے باپ کے پہلو میں بیٹھا رو رہا" ۔ تھا اور بلک بلک کر اپنے سچے ہونے کا یقین دلا رہا تھا

میں ایک چھوٹے تیرہ سالہ نا سمجھ بچے کی بات پر یقین نہیں کر سکتا بھی--""

-- طلال صاحب دائم کی طرف سے پشت پھیرے ساتھ کھڑی عورت سے بولے

بابا میں بیٹا ہوں آپ کا آپ مجھ پر یقین کیوں نہیں کرتے میں سچ کہہ رہا ہوں-"

"وہ اسی طرح روتے بولا طلال صاحب کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا

جب تمہارے پاس تمہاری کہی گئی بات کا ثبوت ہو اس دن تم میرے سامنے آنا "

اب میری نظروں سے ہٹ جاؤ--" وہ کہتے ساتھ ہی تیزی سے مڑے اور کمرے

سے باہر چلے گئے دائم نے دائیں آستین سے اپنی آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو صاف

کیا اس کا چہرہ مرجھا سا گیا تھا وہ زمین پر بیٹھا اپنے ہاتھوں کو دیکھتا گیا جواب خالی تھے-

ساری امیدیں آس ہر چیز پر پانی سا پھر گیا تھا وہ خاموش ہو گیا تھا بالکل خاموش

آنکھیں اب ویران سی لگ رہی تھیں

بیٹا اُٹھ جاؤ کب تک یہاں بیٹھے رہو گے۔" ساتھ کھڑی عورت نے ہمدردی سے کہا آنسوان کی آنکھوں میں ٹھہرے ہوئے تھے وہ اس بچے کو کبھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔

بابا آپ بہت پچھتائیں گے۔" بس اتنا ہی نکلا تھا اس کے منہ سے آخری سہارا بھی جیسے ختم سا ہو گیا تھا --------

دائم نے گردن اُٹھا کر ایک سرد سانس خارج کی یہ ماضی کی تلخ یادیں آخر کب اس کا پیچھا چھوڑیں گی اب وہ کسی سے کوئی گلہ نہیں کرتا تھا کیونکہ جب دل دکھتے ہیں تو زبانیں خود ہی بند ہو جاتی ہیں.... وہ کافی بنا چکا تھا سیاہ رنگ کے اس کپ سے گرم کافی کا دھواں بھاپ کی صورت میں اُڑتا فضاء میں غائب ہو رہا تھا دائم نے کپ اُٹھایا اور کمرے میں چلا گیا۔ اسے ذہنی سکون کی تلاش تھی جو ان سب کو بھلا کر ہی حاصل ہو سکتا تھا---

***.   ***.   ***.

عالم ہاؤس میں سب سو چکے تھے رافع کے کمرے میں اندھیرا تھا وہ اوندھے منہ لیٹا تھا شاید گہری نیند میں تھا اور خواب دیکھ رہا تھا اور خواب میں ضرور کھانا ہو گا.....

اس کے کمرے کی بتی اب تک جل رہی تھی مریم اپنے بیڈ پر بیٹھی تھی ہاتھ میں کتاب لیئے وہ ابھی ابھی چائے پی کر کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتی ہے وہ کافی غور سے اس کتاب کو پڑھ رہی تھی جب ساتھ پڑے موبائل پر ایک پیغام آتا ہے مریم نے یہ سوچ کر موبائل اُٹھایا شاید زارا کا کوئی. میسج ہو مگر وہ غلط تھی کل کی طرح آج بھی

www.novelsclubb.com

وہی پیغام تھا۔۔۔اسی غیر شناسائی نمبر سے بس وہی چند لفظ اور کچھ نہیں بس وہی لفظ اسکرین پر نظر آرہے تھے

"Good night "

مریم کے ماتھے پر بے شمار بل آئے اور اس بار پریشانی کی جگہ غصہ تھا

"کیا مسئلہ ہے اس کا ایک تو اتنا عجیب نمبر ہے دس بار بلاک کرو پھر سے میسج آجاتا ہے"

وہ غصے میں بڑبڑائی اور موبائل کو بند کر کے ساتھ والی ٹیبل پر رکھ دیا۔ مگر وہ آنے والی سوچوں کو اپنے ذہن سے نہیں جھٹک سکی کون تھا وہ؟ نا کوئی بات نہ تعارف بس ایک سادہ سا میسج جو وہ دو دن سے کر رہا تھا یا کر رہی تھی وہ سوچتے ہوئے کمرے کی چھت کو گھورنے لگی جب آج ہونے والا حادثہ اُس کی نظروں کے سامنے لہرایا

کیسے وہ مرتے مرتے بچ گئی تھی۔۔کیسے اس مغرور انسان نے اس کی جان بچائی تھی

-مریم پریشانی میں بھی مسکرا دی

" — اتنا برا بھی نہیں ہے وہ جتنا میں سمجھی تھی"

مریم دل میں بولی اور مسکرائی سبز آنکھوں میں شرارت اور خوشی دونوں تھیں وہ بچوں کی طرح ایک چھوٹی سی بات پر بے حد خوش ہو جاتی تھی۔۔وہ تھی ہی ایسی صاف دل کی، مریم نے آنکھیں موندھ لیں مسکراہٹ ابھی بھی اس کے چہرے پر تھی.....کچھ ہی لمحوں میں وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔۔۔رات آہستہ آہستہ گہری ہوتی گئی چاند کبھی بادلوں میں چھپ جاتا تو کبھی باہر آجاتا تھا اسی طرح رات گزرتی رہی اور وہ خوابوں کی دنیا میں اترتی رہی۔۔۔

www.novelsclubb.com

***. ***. ***.

WWW.NOVELSCLUBB.COM

صبح سحر کا وقت تھا جب کو تیز تیز قدم چلتا اس راہداری سے گزر رہا تھا سیاہ لباس پہنے سر پر پی کیپ پہنے وہ تیز تیز قدم اُٹھاتا اس ایجنسی کی راہداری سے گزر رہا تھا ایک نظر اپنے ہاتھ پر بندھی گھڑی کو دیکھا جو 5 بجے کا وقت دکھا رہی تھی وہ چلتا ہوا ایک دروازے کے سامنے رک گیا ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھٹکھٹایا ہر طرف خاموشی تھی اتنی خاموشی کے سوئی گرنے کی آواز بھی گونجتی ...

آجاؤ" بند دروازے کے اس پار سے آواز آئی۔ باہر موجود شخص نے ہاتھ بڑھا" کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا

آؤ ایجنٹ تمہارا ہی انتظار تھا۔" سامنے موجود سربراہی کرسی پر بیٹھے اس ادھیڑ عمر " آدمی نے بس اتنا کہا ایجنٹ 65 نے سر کو خم دیا۔

www.novelsclubb.com

ہمیں تمہاری بھیجی گئی ای میل سے ایک بینک اکاؤنٹ کا نمبر ملا ہے جس سے " مسلسل رابطے میں رہا ہے ڈاکٹر عادل ہر مہینے لاکھوں کی رقم اسی اکاؤنٹ سے آتی ہے اس ڈاکٹر کے پاس دیکھو۔" انھوں نے بات کرتے ہوئے لیپ ٹاپ سامنے

کھڑے ایجنٹ کی جانب گھمایا اس نے جھک کر اسکرین پر نظر آتے نمبر کو دیکھا ایک مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی آنکھوں میں چمک تھی وہ واپس سیدھا ہو کھڑا ہوا اس مے تاثرات دیکھ کر کیپٹن نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

"تم جانتے ہو اس نمبر کو ایم آئی رائٹ ایجنٹ ؟" انھوں نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

"کہہ سکتے ہیں کیپٹن میں جانتا ہوں یہ جو کوئی بھی ہے زیادہ عرصے تک بچ نہیں سکتا۔" اس نے بولتے ہوئے جھک کر اپنے موبائل سے اسکرین کی ایک تصویر اپنے پاس محفوظ کرلی

"مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے ایجنٹ۔ تم ہمیں مایوس نہیں ہونے دو گے۔" سامنے کھڑے شخص نے اثبات میں سر کو خم دیا اور دروازے کی طرف پلٹ گیا کمرے سے نکلتا وہ آگے کی جانب بڑھتا ہوا دو کمرے چھوڑ کر تیسرے کمرے کے دروازے کو دھکیلا اور اندر چلا گیا دروازہ اب بند تھا اندر ایک بتی جل رہی تھی ہلکی

ہلکی روشنی تھی وہ اپنی کرسی پر بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا آنکھوں میں پریشانی تھی شدید پریشانی....اس نے ٹیبل پر پڑے اپنے موبائل کو اٹھایا اور ایک نمبر ملا کر فون کان سے لگا دیا اب دوسری طرف گھنٹی جا رہی تھی.....

"ہیلو میں ایک اکاؤنٹ نمبر بھیج رہا ہوں مجھے اس کی پوری انفارمیشن چاہیئے رائٹ ناؤ۔" سختی سے کہتے اس نے فون بند کر دیا اور سامنے پڑے لیپ ٹاپ پر جھک گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رافع بھائی یار جلدی کرو وسوگ ئے ہو کیا آپ واشروم میں یار۔"مریم ناشتے "
کی ٹیبل پر بیٹھی چیخ رہی تھے صبح صبح اس گھر میں ایک ہنگامہ شروع تھا ان دو بہن
بھائی کی وجہ سے - -

مریم بیٹا کیوں چیخ رہو آجائے گا وہ ناشتہ کرو ویسے بھی آج یونیورسٹی جانے کی کوئی"
ضرورت نہیں طبیعت نہیں ٹھیک تمہاری۔"سلطانہ بیگم پریشانی سے بولی

ماما کچھ نہیں ہوا میں ٹھیک ہوں مجھے جانے دیں میں گھر پے بور ہو جاؤں گی۔""
وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

مریم بیٹا ماما ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ کی آج آرام کرلو میرے بیٹے کل جانا۔""
عالم صاحب جو اخبار پڑھ رہے تھے اس کو تہہ کر کے ٹیبل پر واپس رکھتے ہوئے
بولے۔مریم خاموش ہوگئی۔

"اچھا ٹھیک ہے بابا نہیں جاتی۔" وہ معصومیت سے بولی ویسے چاہتی تو وہ بھی یہی تھی کے آج یونیورسٹی نہ جائے۔

"میری شہزادی بیٹی۔" عالم صاحب نے شفقت سے اس کے سر پے ہاتھ پھیرا تو وہ دل سے مسکرائی تھی سلطانہ بیگم اب ان کے کپ میں چائے نکال رہی تھیں جب رافع دھم سے اپنے کمرے سے نکلا۔

"مجال ہے جو اس گھر میں ایک منٹ بھی سکون کا نصیب ہو مجھ معصوم کو۔" وہ دہائی دیتے کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا وہ تینوں اسے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے انھیں سمجھ نہیں آئی کیا بات ہے۔

"کیا ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں اور آپ تینوں ہی میرے سکون کی بربادی کی وجہ ہیں خاص کر یہ بلی۔" رافع نے ہاتھ آگے بڑھا کر مریم کی ناک کو دبایا۔

یار بھائی کیا ہے بابا اگر یہ آپ کے ساتھ آفس نہیں جا رہے تو میں گھر پر نہیں رک رہی۔" مریم فوراً عالم صاحب کی جانب مڑی۔

ہاں ہاں جا رہا ہوں میں مجھے بھی نہیں رکنا گھر پے چلیں بابا۔" رافع جلا کر بولا " اور مہارت سے اپنی مسکراہٹ چھپا گیا۔

"ناشتہ تو کر لو رافع بیٹا۔ "

ناشتہ تو کر کے ہی جاؤں گا کیونکہ رافع کیف عالم کھانے کو کبھی انکار نہیں کرتا۔" " رافع نے ایک ہاتھ سے اپنے کندھے پر سے نادیدہ دھول جھاڑی، تو وہ چاروں کھل کر ہنسے تھے سلطانہ بیگم نے دل ہی دل میں اپنے ہنستے ہوئے بچوں کی بلائے لیں کیونکہ اکثر ہنستے ہوئے چہروں کو دنیا کی حسد بھری نگاہیں کھا جاتی ہیں۔۔۔

.....وہ گھر بہت مکمل تھا خوشیوں سے بھرپور لوگ

اچھامیں زاراکو فون کرکے آتی ہوں اسے بتادوں کے میں آج نہیں آرہی۔"“

مریم بولتے کرسی پر سے اُٹھتی اور اپنے کمرے کی جانب چلی گئ وہ تینوں اب ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کرنے میں مصروف ہوگئے تھے۔

مریم کمرے میں ائی اور سامنے سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا فون اُٹھایا آئی تو وہ اسی نیت سے تھی کہ زاراکو فون کرے پر موبائل کی اسکرین دیکھتے وہ چونک سی گئی۔سامنے آج پھر سے ایک پیغام بھیجا گیا تھا اسی نمبر سے لیکن آج پیغام تھوڑا طویل سا تھا

“Good morning & get well soon! “

مریم نے زیر لب یہ الفاظ دہرائے ماتھے پر بے شمار بل آئے پریشانی بے چینی اور خوف سب تاثرات ملے جلے تھے وہ جو کرنے کمرے میں ائی تھی وہ سب بھول چکی تھی یاد تھا تو صرف یہ کہ یہ نمبر کس کا ہے؟کون ہے؟کیوں اس کو میسج کررہا ہے؟

اسے کیسے پتہ چلا وہ ٹھیک نہیں؟ عجیب سے خیالات ذہن میں آتے رہے وہ خیالوں میں الجھی تھی جب رافع کی آواز پر چونک گئی۔

ماہی کیا ہوا کب سے انتظار...."رافع اس کی اُڑتی رنگت دیکھتے خاموش ہو گیا۔"

مریم کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی اور موبائل بند کر دیا چہرے کی رنگت اب بھی ویسے ہی تھی جیسے کسی نے چہرے سے خون کھینچ لیا ہو۔

کیا ہوا ماہی؟ از ایوریتھنگ اوکے؟"رافع نے بات کرتے ہوئے ایک نظر" اس کے ہاتھ میں پکڑے اس موبائل کو دیکھا –

کچھ..کچھ نہیں بھائی وہ وہ آپ اچانک سے آئے نہ تو میں ڈر گئی۔"اس کے منہ" میں جو بھی آیا اس نے بول دیا..

www.novelsclubb.com

اچھا یار مجھے ڈرا دیا ایسی سڑی ہوئی شکل بنائی ہے تم نے۔"رافع نے اس کی ناک کو" کھینچتے ہوئے کہا تو مریم کا منہ بگڑا۔

"جیسی بھی شکل ہے آپ سے بہتر ہے ہنننہ۔" وہ جلا کر بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی رافع نے بھی اس کی نقل اتاری اور باہر نکل آیا۔ وہ سامنے کرسی پر بیٹھ گئی تھی عالم صاحب بھی ڈائیننگ ٹیبل سے اُٹھ گئے انھیں اور رافع کو آفس جانا تھا سلطانہ بیگم کمرے سے عالم صاحب کا کوٹ لے کر آ رہی تھیں جب مریم چیخی۔

"میں پہناؤں گی ماما۔" وہ کہتی کرسی سے اُٹھی اور بابا کے ساتھ جا کھڑی ہوئی سلطانہ بیگم نے کوٹ اس کی جانب بڑھایا۔ مریم نے انھیں طریقے سے کوٹ پہنایا اور پیچھے ہو گئی عالم صاحب نے گھوم کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔ اور شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ تمہیں بہت ساری خوشیاں دیں میری بچی۔" وہ محبت سے بولے۔

"آپ سب مجھے کیوں بھول جاتے ہیں یار مجھ معصوم کا کیا قصور مجھے تو صرف احمر بھائی ہی پیار کرتے ہیں شاید۔" رافع نے معمول کے مطابق یہی دہائی دی۔

آپ جتنے معصوم ہیں نا یہ ہم خوب جانتے ہیں رافع میاں !" سلطانہ بیگم نے" رافع کا کان کھینچا۔

تو وہ چاروں ہی مسکرا دی ئے۔

چلو رافع بیٹا دیر ہو رہی ہے گاڑی نکالو." عالم صاحب نے گھر سے نکلتے ہوئے" رافع کو ہدایت دی رافع نے گہرا سانس لیا۔

جو حکم میرے آقا۔" وہ آواز اونچی کرتے بولا اور سلطانہ بیگم کو گلے لگا کر گھر" سے نکل گیا مریم اب دروازے پر کھڑی اپنے بابا اور بھائی کو دیکھ رہی تھی چہرے پر گہری مسکراہٹ تھی اور سبز آنکھوں میں محبت تھی رافع اسے گاڑی سے ہاتھ ہلایا۔

تو مریم نے بھی اس کے جواب میں پورے جوش سے ہاتھ ہلایا وہ بچوں جیسے خوش ہو رہی تھی تب ہی وہ سفید گاڑی دور جاتی ہوئی دکھائی دی بہت دور اور دیکھتے دیکھتے وہ منظر سے اوجھل ہو گئی. تب وہ دروازہ بند کرتے اندر آ گئی اور کمرے میں سونے کی نیت سے چلی گئی کیونکہ یونیورسٹی جانا نہیں تھا تو سونا ہی بہتر تھا.

یہ ایک آفس کا منظر تھا جہاں شہر کے بہت سے مشہور معروف بزنس مین بیٹھے تھے سربراہی کرسی پر طلال شاہ اپنے مخصوص انداز میں اکڑ کر بیٹھے تھے ان کی نظریں سامنے پریزینٹیشن پر تھیں جہاں دائم بالوں کو جیل سے سٹ کی ئے تیز نیلا تھری پیس پہنے کھڑا تھا اور اپنی بات وقفے وقفے سے سامنے بیٹھے لوگوں کو سمجھا رہا تھا وہ چہرے سے بہت پر سکون دکھائی دے رہا تھا مگر سنجیدہ مسکراہٹ کہیں نہیں تھی وہ اپنی بھاری آواز میں ایک ایک چیز کو سمجھا رہا تھا کچھ دیر مزید بولنے کے بعد وہ خاموش ہو گیا تو اس میٹنگ روم تالیوں کی گونج اُٹھی وہاں بیٹھا ہر شخص یہی سوچ رہا تھا کہ وہ اتنا پرفیکٹ کیسے ہے؟ آخر تھا تو وہ طلال شاہ کا ہی بیٹا انہی کی طرح مگر مزان کا تھوڑا زیادہ سرد تھا۔ یہی بات اسے اپنے باپ سے مختلف دکھاتی تھی۔

اپنی کوشش ایوریون؟؟"تالیوں کی گونج ختم ہونے پر دائم نے وہاں بیٹھے "
لوگوں سے پوچھا جب کوئی جواب نہیں آیا تو وہ دوبارہ بولا۔

شکریہ آپ سب کا۔" وہ بس اتنا بولا اور تیز قدم اُٹھاتے ہوئے میٹنگ روم سے "
باہر چلا گیا طلال صاحب نے ایک مسکراتی نظر اپنے اس نوجوان بیٹے پر ڈالی یقیناً وہ
ان کے اسرار پر دائم کے یہاں آنے پر بے حد خوش تھے اس نے ان کی بات سے
انکار نہیں کیا تھا وہ آ گیا تھا۔

دائم نے کمرے سے نکل کر کوٹ اتارا اور آستین کہنیوں سے تھوڑے نیچے تک
موڑلی وہ اب سادی سفید شرٹ میں تھا کوٹ بازو پر ڈالے وہ اس بلڈنگ سے نکلا
اور گاڑی تک آیا جب اسے سامنے کچھ دکھائی دیا دائم نے اپنی موبائل نکال کر ایک
نمبر ملایا اور گاڑی میں بیٹھ گیا فون کے دوسری طرف یقیناً ارمان تھا دائم نے موبائل
فون ڈیش بورڈ پر رکھا اور ایک بلوٹوتھ کان میں لگالیا.

ہاں کہاں ہے تو" دائم نے اس کے فون پک کرتے ساتھ ہی پوچھا۔ "

www.novelsclubb.com

میں تو یونیورسٹی میں ہوں تو فارغ ہو گیا ہے تو آجاو ویسے کچھ خاص ضرورت " ہے نہیں اگر آنا ہے تو آجا۔" ارمان نے چند لفظوں کے جواب میں ہزاروں لفظ بول دیے دائم نے سرد سانس خارج کی

اوکے میں نہیں آرہا مجھے ضروری کام سے کہیں جانا ہے بائے۔" اس نے اپنے " مطلب کی بات کی اور بلوٹوتھ کان سے نکال دیا بنا ارمان کا جواب سنے۔ ارمان کی فضول باتیں سننا دائم کو وقت کا ضیاع لگتا تھا۔اس کی گرفت اسٹیرنگ پر مضبوط ہوئی اور وہ گاڑی زن سے بھگا لے گیا..اب اسے کہاں جانا تھا یہ وہی جانتا تھا وہ قبرستان جا رہا تھا دائم کا چہرہ سپاٹ تھا وہ خاموشی سے ڈرائیور کر رہا تھا گھڑی پر دوپہر کا ایک بج رہا تھا اسلام آباد کی سڑک پر کڑی دھوپ تھی سورج چمک رہا تھا دائم نے گاڑی ایک طرف روکی اور باہر آ گیا سامنے ہی پھولوں کی دکان تھی دائم نے سفید گلاب کا ایک گلدستہ خریدہ اور واپس آکر گاڑی میں بیٹھ گیا سفید گلابوں کا وہ گلدستہ ساتھ والی پیسنجر سیٹ پر رکھ دیا کچھ ہی دیر بعد گاڑی ایک ویران جگہ پر رکی وہ گاڑی

سے نکلا سفید گلاب کا وہ گلدستہ اُٹھایا اور اس تپتی دوپہر میں چلتے ہوئے قبرستان میں داخل ہو گیا کچھ دیر چلنے کے بعد وہ ایک قبر کے پاس آ کر رک گیا جہاں لکھا تھا "زوجہ طلال شاہ" بس یہ الفاظ تھے دائم نے نرمی سے ان الفاظ پر ہاتھ پھیرا اور وہ سفید گلاب اس قبر پر رکھنے کے لیے جھکا واپس سیدھا ہوا اور دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے سرمئی آنکھوں میں درد تھا دائم نے آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد آنکھوں کھولی جو اب لال ہو رہی تھیں دائم نے دعا پوری کی اور قریب آ کر دوبارہ ان لفظوں پر ہاتھ پھیرا اور پھر وہ ہاتھ اپنے لبوں سے لگا لیا۔ اور واپس اپنی گاڑی کی جانب چلا گیا اسے اب مزید وہاں نہیں رکنا تھا یا شاید اس میں ہمت نہیں تھی وہاں رکنے کی وہ تیز قدم چلتا گاڑی تک آیا اور گاڑی میں بیٹھتا وہ وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

چمکتا ہوا سورج ابھی بھی اپنے عروج پر تھا ہر طرف چہل پہل تھی ہر کوئی اپنے کام میں مصروف دکھائی دے رہا تھا اور اسی طرح زور کی طرح وقت گزرتا گیا آج ارمان یونیورسٹی میں اکیلا تھا دائم کا کچھ پتہ نہیں تھا وہ کہاں ہے کیا کر رہا ہے ارمان بینچ پر بیٹھا تھا کانوں میں سفید رنگ کے ہینڈ فری لگائے وہ موبائل میں گم تھا جب کوئی اس کے سامنے آ کھڑا ہوا اپنے اوپر سایہ سا محسوس کر کے ارمان نے گردن اُٹھائے اوپر دیکھا سامنے زارا کھڑی تھی۔

کیا میں یہاں بیٹھ جاؤں ؟۔"زارا نے نارمل سے انداز میں اس سے پوچھا۔"

"ہاں بیٹھ جاؤ۔ "

" کیا بات ہے آج تم اکیلے ہو تمہارا دوست کہاں ہے ؟"

کیا بات ہے زارا آج تم اکیلی ہو تمہاری دوست نہیں آئی ؟"ارمان بھی اسی " کے انداز میں بولا آنکھیں اب بھی موبائل کی جانب تھیں۔زارا زور سے ہنسی۔

www.novelsclubb.com

اگر نہیں بتانا تھا تو صاف بول دیتے بات کو ایسے گھمانے کی کیا ضرورت"

"تھی۔

ہم عموماً ہم کسی سے بات کرتے ہیں تو پہلے ان کا حل چال پوچھتے ہیں باقی "

باتیں بعد میں کرتے ہیں مس زارا۔" ارمان نے اب کی بار نظریں اُٹھا کر اسے دیکھا

وہ سادہ سے ہلیے میں تھی۔

"او تو تم اس لیے منہ بنا رہے ہو وہ تو میں پوچھنے ہی والی تھی تم سے۔"

لیکن تم نے پوچھا نہیں خیر مریم کیسی ہے؟ اس کا ہاتھ اب بہتر ہے؟۔" "

ارمان نے موبائل بند کر دیا اور اب وہ سامنے دیکھتے ہوئے بول رہا تھا۔

"ہاں وہ اب بہتر ہے پہلے سے میری بات ہوئی اور کیا دائم نہیں آیا آج۔"

نہیں وہ نہیں آیا.... خیر اب میں چلتا ہوں پھر ملاقات ہو گی۔" ارمان موبائل"

فون جینز کی جیب میں اڑستے اُٹھا اور دو قدم آگے بڑھ زارا خاموشی سے اسے دیکھ

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رہی تھی وہ رکا نہیں تھا وہ دور ہوتا گیا زارا کہ نظروں سے یہاں تک کہ وہ اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔۔۔۔۔

****. ****. ****

صبح کا چمکتا ہوا تر و تازہ سورج اب باسی دوپہر میں ڈھل گیا تھا اور وہ اس چھوٹے سے باغیچے میں بیٹھی تھی جو ان کے گھر کے عقبی اطراف میں تھا فضاء میں موتی ئے اور گلاب کی ملی خوشبو نے ماحول کو کافی خوشگوار کر رکھا تھا وہ کرسی پر دونوں پیر اوپر کر کے، ہاتھ میں رسالا لی ئے بیٹھی تھی۔ سامنے پڑی چھوٹی سفید ٹیبل پر ایک لال رنگ کا مگ پڑا تھا جس میں یقیناً چائے تھی چائے کی بھاپ مگ سے نکلتی اوپر کو جا رہی تھی جب سلطانہ بیگم کی آواز آئی وہ کچن کی دوسری طرف والی کھڑکی جو باغیچے میں کھلتی تھی وہاں سے اسے آواز دے رہی تھیں۔

مریم بیٹا دیکھنا دروازے پر کون ہے میں برتن دھو رہی ہوں۔" وہ کام میں مصروف بولیں۔

مریمم مجال ہے جو میری اولاد ایک بار میں بات سن لے۔"مریم کے وہیں " بیٹھے رہنے پر وہ دوبارہ بولیں تو وہ جلدی سے اُٹھی اور دروازے کی جانب بھاگی۔اس سے پہلے کے امی سے اور عزت ملتی اچھائی اسی میں تھی کہ وہ دروازہ کھول لے۔

مریم نے کھٹ کی آواز سے دروازہ کھولا تو سامنے کوئی نہیں تھا وہ آگے بڑھی یہاں وہاں جھانکی جب اس کی نظر اپنے پہلو میں پڑے ان گلاب کے پھول کے گلدستے پر پڑی وہ ایک بڑا سا گلدستہ تھا بالکل تازہ مریم نے الجھی نگاہوں سے اسے دیکھا اور جھک کر اُٹھالیا اور اندر آکر اسے ٹٹولنے لگی جب ایک پرچی اس لے ہاتھ لگی جس پر لکھا تھا۔

FROM : ?

www.novelsclubb.com

مریم کا دل زور سے دھڑکا۔پھر اس نے سوچا شاید زارا نے بھیجے ہوں پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ اُبھری ہاں وہ زارا ہی تھی جس نے یہ بھیجا تھا اتنے میں سلطانہ بیگم کچن سے ہاتھ سکھاتی باہر آئیں۔

"یہ کیا ہے بیٹا ہے ؟"

پتا نہیں ماما میں جب دروازہ کھولنے گئی تو وہاں یہ رکھا تھا اور میں جانتی ہوں کہ " یہ کام زارا کا ہی ہے۔" وہ مسکراتے ہوئے بولے گئی۔

ہائے بڑی پیاری بچی ہے یہ زارا بھی۔ تن اسے فون کر کے شکریہ بول دینا بیٹا" ۔" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولیں اور ٹی وی کا ریموٹ اُٹھایا اب انہیں اپنا پسندیدہ ڈرامہ دیکھنا تھا اسی لیے وہ اپنے سارے کاموں سے فارغ ہوئے بیٹھ گئیں۔ مریم کے ۔ چہرے پر بھرپور مسکراہٹ تھی باس نے گردن ہلکی جھکا کر ان تازہ گلابوں کی مہک کو اپنے اندر تک اتارا پھول دیکھ کر تو اس کا موڈ ویسے ہی ٹھیک ہو گیا تھا۔ وہ گلدستہ لیئے اپنے کمرے میں آگئی اور اس پرچی کر اپنی سنگھار میز کے کنارے پر رکھ دیا گلدستہ پاس پڑے گلدان میں رکھ دیا اور خود عصر کی نماز ادا کرنے کی نیت سے باہر چلی آئی وہ پرچی وہیں موجود تھی جہاں لکھا تھا۔

From :?

سوالیہ نشان کیا یہ واقعی زارا نے بھیجے تھے جیسے وہ سوچ رہی تھی یا وہ بہت جلدی ہی حالات کو پوزیٹو وے میں لے لیتی تھی حالات کی گہرائیوں کو جاننا اس کی فطرت میں شامل نہیں تھا لیکن بعض اوقات جیسا ہم سوچتے ہیں یا دیکھتے ہیں ویسا ہمیشہ تو نہیں ہوتا۔ یہ تع بس نظر کا دھوکہ ہوتا ہے جو آپ سمجھ نہیں پاتے۔

**** ***** ****

www.novelsclubb.com

اس نے خاکی رنگ کا موٹا سا لفافہ درمیان میں رکھی اس میز پر رکھا۔

خیریت اس بار رقم بھیجنے کے بجائے آپ نے اپنے قدموں کو تکلیف دینے کا" کیسے سوچا۔"ڈاکٹر عادل نے مزہ لینے والے انداز میں کہا۔البتہ پیسے دیکھ کر ان کی طبیعت میں خوشگواریت بھر آئی۔

" میری بات کان کھول کر سنو ڈاکٹرا گر تم نے اپنا منہ کھولا تو اچھا نہیں ہو گا۔" سامنے موجود شخص آنکھیں سکڑ نے بولا۔

" لیکن میں بتا رہا ہوں وہ ایجنٹ زیادہ دیر خاموش نہیں رہے گا پھر معاملہ میرے ہاتھ سے نکل. جائے گا۔"

"جب تک اسے دبا کے رکھا جاتا ہے تب تک تم اسے سنبھالو۔"

" لیکن وہ اتنے سالوں سے اس کیس کے پیچھے پڑا ہے بہت پکا لگتا ہے اپنے ارادوں کا۔"

"اپنا منہ بند رکھنا بس اور آئندہ میں تم سے ملنے نہیں آؤں گی۔ تم اس عذرہ والے کیس کو رفع دفع کرو سمجھے۔"

"میں دو سال سے وہی کر رہا ہوں مجھے مت سکھاؤ کیا کرنا ہے تمہیں یہ سب کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔" ڈاکٹر عادل نے ہاتھ آگے بڑھا کر وہ پیسوں کا لفافہ اُٹھا لیا۔ سامنے موجود شخص ایک جھٹکے سے کرسی پر سے اُٹھا اور کمرے سے باہر نکل. آیا باہر نکلتے ہی اس نے ایک سرد سانس خارج کی اندر کمرے کے گھٹن زدہ ماحول سے باہر کی فضاء زیادہ پر سکون محسوس ہوئی تنے ہوئے اعصاب کچھ ڈھیلے ہوئے وہ ٹک ٹک چلتی اس ہسپتال کی سنسان راہداریوں میں چلتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی اس سناٹے میں صرف اس کے قدموں کی آواز سنائی دے رہی تھی... کیا تھا اس کے ذہن میں یہ پتا لگانا کافی مشکل تھا وہ کیا کرنا چاہتی تھی اس بات سے وہ خود بھی واقف نہیں تھی .....

www.novelsclubb.com

*** *** ***

مریم اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر سے اپنا موبائل اُٹھایا جو تھوڑی دیر پہلے اس نے چارج پر لگایا تھا وہ موبائل لے کر بیڈ پر بیٹھی جب اسکا موبائل بجا اور آنے والی فون زارا کی. تھی مریم مسکرائی اور موبائل کان سے لگالیا۔

"کیسی ہو مریم اب طبیعت کیسی ہے تمہاری۔"

ہاں میں تو بالکل ٹھیک ہوں اور تمہارے پھول بھیجنے کے بعد تو اور بھی ٹھیک ہو گئی ہوں۔"مریم سبز آنکھوں میں چمک لیئے بولی۔

کیا مطلب میں کچھ سمجھی نہیں۔"زارا کے ماتھے پر بے شمار بل آئے"

"زیادہ بنو مت دوپہر کو تم نے میرے لیئے پھول بھیجے تھے نازارا۔"

نہیں مریم میں نے کوئی پھول نہیں بھیجے اور اگر بھیجنے بھی ہوتے تو میں خود لاتی"

۔"

کیا تو پھر... وہ۔"مریم کو جیسے صدمہ سا ہوا عجیب سی کیفیت ہو گئی تھی "

ہزاروں سوچیں دماغ میں آئی تھیں۔

تم بتاؤ گی ہوا کیا ہے کس نے بھیجے پھول۔؟"زارا بے صبری سے پوچھ رہی "

تھی مریم کے پاس اس وقت کوئی جواب نہیں تھا اسکا ذہن موف ہو چکا تھا.

آنکھوں میں ڈر تھا اس نے اسی وقت فون بند کر دیا اور سامنے پڑے گلدستے کو

گھورنے لگی آخر کس نے بھیجا ہے یہ اور کیوں بھیجا ہے۔اففّف اس نے ایک گہرا

سانس بھرا تھا اور دو انگلیوں سے آنکھیں مسلی جب باہر سے سلطانہ بیگم کی آواز

آئی۔

مریم بیٹا آجاؤ چائے پی لو۔"تب اس نے سر اُٹھا کر دروازے کو دیکھا اور گم سم "

سی باہر چلی آئی شاید چائے پینے سے اس کا ذہن تھوڑا بدل جائے مگر کاش چائے پینے

سے دنیا کے سارے غم بھلائے جا سکتے۔۔۔۔

*** *** ***.

دوپہر کی تیز دھار والی روشنی اب آہستہ آہستہ شام کی سرمئی میں ڈھل رہی تھی اور وہ سیاہ رنگ کی فورچیونر روڈ پر چلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی وہ گاڑی میں بیٹھا سپاٹ چہرے سے ڈرائیونگ کر رہا تھا کوئی اسے دیکھ کر نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ ابھی کس دردناک اذیت سے گزر کر آیا ہے۔ایک ہاتھ سٹیرنگ وہیل پر رکھے سنجیدہ چہرے کے ساتھ جب اس کا موبائل بجا دائم نے سامنے ڈیشبورڈ سے اپنا موبائل اُٹھایا نمبر جانا پہچانا تھا اس نے فون کان سے لگایا جب دوسری جانب سے اس کی آواز آئی۔

اسلام علیکم دائم بھائی کہاں ہیں آپ۔"فون کے دوسری طرف سے میرب زور" سے بولی وہ ارمان کی چھوٹی اور پیاری بہن تھی وہ دائم کو بھی بہت عزیز تھی وہ بھی ارمان کی طرح اس کا خیال رکھتا تھا۔

وعلیکم سلام میرب بیٹا کیسی ہو۔"وہ ہلکا سا مسکرا کے بولا کافی وقت کے بعد" بات ہوئی تھی میرب سے۔

میں تو ٹھیک ہوں آپ کیسے ہیں اور اتنے وقت سے آئے کیوں نہیں ہمارے" گھر دائم بھائی؟۔"وہ مصنوعی غصے سے بولی۔

مصروف ہوتا ہوں لیکن جلد آؤں گا۔"اس نے بولتے ہوئے گاڑی کو دوسری " طرف گھمایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ آج آجائیں ہم انتظار کریں گے ماما بول رہی ہیں۔ "

مممم اچھا... ٹھیک ہے بیٹا میں کوشش کرتا ہوں۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ "

اوکے بھئیا خدا حافظ ہم انتظار کریں گے۔"اس نے کہہ کر فون بند کر دی۔"

یسسسس آخر کارمان ہی گ ےئے وہ۔"میرب نے خوشی سے کہا۔"

ہاں کیسے نہیں مانتا کہا آخر کہا کس نے ہے۔"ارمان نے نادیدہ دھول کندھے سے جھاڑی۔"

ہاں بندر کی بہن نے۔"پیچھے سے آواز آئی تب ارمان نے گردن موڑ کر دیکھا وہ" سامنے صوفے پر بیٹھی چائے پی رہی تھی۔

"چپ کرو موٹی۔"

تم چپ کرو بھالو اور میری میرب کو موٹی مت کہا کرو۔"ساتھ بیٹھی" زاوش نے میرب کے گرد ہاتھ پھیلایا۔

اوہو تم ہی بولتی ہو تمہیں بھالو پسند ہیں۔"ارمان نے جیسے ناک سے مکھی اُڑائی" زاوش کے دل نے ایک بیٹ مس کی وہ جھنب سی گئی۔

www.novelsclubb.com

ہاں...ہاں تو؟ تم جیسے جنگلی بھالو نہیں پسند مجھے ہنہنہ۔" وہ بولتے ساتھ اُٹھی اور " کچن میں چلی گئی ارمان کی نظروں نے تب تک اس کا پیچھا کیا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔اس کے جاتے ہی ارمان کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔

احم احم...م ہس کیوں رہے ہیں بھائی۔"میرب شرارتی نظروں سے اسے " دیکھتے بولی.

"میرا منہ ہے میرب میں ہسوں یا روں آپ سے مطلب۔ "

سارے مطلب مجھ سے ہی ہیں بھائی جان۔" وہ اسے چڑا کر اپنے موبائل میں " مصروف ہو گئی۔ارمان دانت پیسے اسے دیکھ رہا تھا وہ اس کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****.   ****

شام ہو چکی تھی اور آسمان پر ہر طرف جامنی رنگ کی رنگ کی چادر پچھ چکی تھی جو وقت گزرنے کے ساتھ گہری ہوتی جا رہی تھی عالم ہاؤس کے باغیچے میں رات کے کھانے کی مہک ہر طرف پھیلی تھی سلطانہ صاحبہ آج کچھ خاص بنا رہی تھیں شاید۔

میرا بچہ اتنا چپ چپ کیوں بیٹھا ہے۔" عالم صاحب نے سامنے کرسی پر گم سم سی" بیٹھی کریم کو دیکھ کر پوچھا جو نجانے کیا سوچ رہی تھی..چونک کر ان کی جانب دیکھا اور زبردستی نسکرائی۔

کچھ نہیں بابا میرا تھوڑا موڈ اوف ہے۔" منہ لٹکا کر بولی۔ "

ہاں تو رافع کے ساتھ باہر چلی جاؤ تو ڑا موڈ اچھا ہو جائے گا میرے بیٹے کا۔" وہ " موبائل کی طرف دیکھتے ہوئے بولے جب رافع نے ایک نظران کو دیکھا۔

ہر مصیبت کو رافع کے گلے میں باندھ دو۔" وہ منہ میں بڑبڑایا۔ "

"کچھ کہا کیا بیٹا؟." عالم صاحب نے عینک نیچے کرتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بابا میں تو آپ سب کا غلام ہوں ویسے بھی۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتے بولا۔ عالم صاحب کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔

"چلو بلی آئسکریم کھانے چلیں۔" وہ اُٹھا اور ٹیبل پر پڑی گاڑی کی چابیاں اُٹھائیں. لیکن مریم اپنی جگہ سے زرا برابر بھی نہ ہلی۔

"ماہیبی کس دنیا میں گم ہو اُٹھو بھی۔" رافع نے ایک ہاتھ اس کے آگے لہراتے پوچھا۔

"بھائی مجھے نہیں جانا۔"

"لو بھلا ایک تو میرے سر چڑی رہتی ہو آئسکریم کھلاؤ اور اب جب میں خود بول رہا ہوں تو نخرے دکھائے جا رہے ہیں۔" وہ دونوں ہاتھ کمر پر جمائے بولا۔

www.novelsclubb.com

بالکل محلے کی آنٹی لگ رہے ہیں آپ بھائی۔"وہ اپنی بات پر خوب ہسی اور رافع "
بھی مسکرایا۔

اچھا ٹھیک ہے چلیں اب اور میں کوئی نخرے نہیں دکھا رہی آپ کو۔"وہ "
مسکراتی ہوئی دروازے کے پاس پہنچی۔

اوکے بابا ہم کچھ دیر میں آتے ہیں۔"رافع انہیں بولتا باہر آیا اور گاڑی کا "
دروازے کھولتے بیٹھ گیا۔

سفید گاڑی اس سڑک پر روان تھی وہ کھڑکی سے باہر بھاگتے منظر کو دیکھ رہی تھی
اور کچھ سوچ بھی رہی تھی۔جب رافع بے اس کے سر پر ایک چت لگائی۔

"بھائی یار کیا ہے سکون نہیں آپ کو۔"

"تم چپ ہو اور تمہاری خاموشی مجھ سے ہضم نہیں ہو رہی یار۔"

"کمال ہے میں بولوں تب مسئلہ چپ رہوں تب بھی مسئلہ۔ "

ہاں تو تم اپنا نام مسئلہ کیوں نہیں رکھ دیتی ماہی۔"وہ شرارتی انداز میں بولا۔ "

"میرا آپنا نام ہی کافی خوبصورت ہے۔"

تب ایک جھٹکے سے رافع نے گاڑی روکی

تم رکو میں آتا ہوں۔"وہ گاڑی لوک کرتا باہر نکل گا یا مریم گاڑی کے شیشے سے" باہر دیکھ رہی تھی گم سم سی جب اسے سامنے ایک شناسا چہرہ دکھائی دیا وہ بیکری کے دروازہ دھکیلے باہر نکل رہا تھا سیاہ شلوار قمیض پہنے ہاتھ میں ایک ڈبا اُٹھائے دوسرے ہاتھ میں موبائل فون پکڑے مریم کی نظریں کچھ لمحوں کے لیے ٹھہر سی گئیں اس نے دائم کو پہلی بار شلوار قمیض پہنے دیکھا تھا وہ بلا کا پرکشش دکھائی دے رہا تھا اس لباس میں مریم کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا سیاہ گاڑی اب سڑک پر دوڑتی دور چلی گئی۔ مریم نے چہرہ موڑ لیا چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے دل اب اپنے نارمل انداز میں دھڑک رہا تھا کیا ہو گیا تھا اسے؟ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی کے ایسا

کیوں ہو رہا تھا چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ کی جھلک تھی جب رافع نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور دھم سے بیٹھ گیا

یہ لو جناب آگئی آپکی چوکلیٹ پیسٹریز اور آئسکریم۔" اس نے آئسکریم اس کی جانب بڑھائی مریم جی بھر نے مسکرائی چوکلیٹ سے تو اس کا موڈ فوراً اچھا ہو جاتا تھا۔

"شکریہ رافع بھائی۔" اس نے آگے ہو کر رافع کی دائیں گال زور سے کھینچی۔

"ماہی یار کتنی بار بولوں منہ پر نہیں کیا کرو کچھ یاااررررر۔" رافع نے ناک چڑایا۔

"آپ جانتے ہیں نا آپ جس چیز سے منا کرو گے میں تو وہی کروں گی۔" اس نے آئسکریم کھاتے بولا۔

"میں احمر بھائی سے تمہاری کلاس لگواؤں گا۔"

"ہاں تو میں بابا سے بول دوں گی پھر وہ آپ دونوں کو دیکھ لیں گے۔ "

اب لگ رہی ہو نا پرانی والی جنگلی بلی۔"رافع نے بولتے گاڑی گھر کی طرف گھما "
دی۔ان دونوں بہن بھائی کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

*** **** ***

ارمان تم سے زرا صبر نہیں ہوتا بار بار روک رہی ہوں پھر بھی باز نہیں آرہے۔""""
www.novelsclubb.com
زاوش نے اس کے ہاتھ پر چٹکی کاٹتے ہوئے بولا۔

"اتنا بھی کوئی اچھا کسٹرڈ نہیں بنایا تم نے۔ "

"تو مت کھاؤ کھا تو ایسے رہے ہو جیسے دو دن سے بھوکے ہو۔ "

پھر سے شروع ہوگئے آپ دونوں۔"میرب نے کمر پر ایک ہاتھ ٹکائے ان کی طرف دیکھا۔

"تم نا اپنے اس بھائی کا علاج کراؤ منّنہ۔"

تم کر دو علاج اگر اتنا ہی شوق ہے۔"ارمان اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولا۔"

میں کر دیتی مگر تم لا علاج ہو ارمان صاحب۔"وہ ایک ہاتھ سے کسٹرڈ پر گارنش کرنے لگی مگر چپ نہیں رہی۔

"بھائی دائم بھائی آگئے ہیں ماما بلا رہی ہیں اپ کو چلیں۔"

چڑیل کہیں کی۔"اس نے زاوچ کو گھورتے بولا اور کچن سے باہر چلا گیا۔" باؤل پر جھکی دھیرے سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

اوہو آج تو بڑے بڑے لوگ آئے ہیں۔"ارمان نے اونچی آواز میں بولا دائم" نے گردن موڑے اسے دیکھا اور مسکرا کر اس سے ملنے کھڑا ہوا۔

ثمینہ بیگم مسکرا کر ان دونوں کو دیکھ رہی تھیں وہ دائم سے ارمان جیسے ہی پیار کرتی تھیں انہیں نجانے کیوں اب بھی دائم میں وہ چھوٹا معصوم بچا دکھائی دیتا تھا دل کا صاف شفاف لڑکا۔

"یہ لو میرب تمہارا تحفہ۔" دائم نے ساتھ پڑا ہوا شاپر میرب کو تھمایا جو اس نے خوشی سے تھام لیا۔

"ڈونٹ لائے ہیں نا آپ میرے لیے۔ بہت شکریہ دائم بھائی۔ آپ بہت اچھے ہیں۔" دائم نے نرمی سے سر کو خم دیا۔

"میرے لیے کچھ نہیں لایا تو۔" ارمان نے اسے گھورا۔

"تو بڑا ہو گیا ہے اب زیادہ ڈرامے مت کر۔" دائن سے ایسے ہی جواب کی توقع تھی

"بڑا ہو گیا ہوں تو کیا ہوا دل تو بچہ ہی ہے میرا۔" اس نے ایک آنکھ دبا کر کہا۔

تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔" دائم نے نفی میں سر ہلایا۔"

"تو دونوں جوان اکٹھے بیٹھے ہیں۔" عقب سے سلیم صاحب کی آواز آئی وہ ادھیڑ عمر کے خوش مزاج آدمی تھے ارمان کے بابا۔ وہ دونوں انہیں دیکھ کر مسکرائے دائم ان سے ملنے اُٹھا۔ اور تینوں وہیں صوفے پر بیٹھ کر باتوں میں مصروف ہو گئے جب کے کچن میں کھانے کی تیاری بھرپور انداز میں ہو رہی تھی کیونکہ آج دائم آیا تھا اور یہ عید کا چاند کبھی کبھی ہی دکھائی دیتا ہے۔۔

وہ سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے کھانے میں مصروف تھے کافی خوشگوار ماحول تھا وہاں کا دائم اور ارمان ساتھ ساتھ بیٹھے تھے سلیم صاحب وقفے وقفے سے کوئی بات کرتے رہتے اور دھیما دھیما مسکرا بھی دیتے۔

دائم بھائی آپ ٹرائفل کھانا میں نے آپ کے لی ئے بنایا ہے۔"میرب چاول کا" چمچ منہ تک لجاتے رکی اور چہک کر بولی وہ بہت معصوم سی سولہ سال کی لڑکی تھی عام سی مگر پر کشش شکل کی لڑکی۔

ہاں ضرور گڑیا۔"وہ مسکرا کر بولا وہ میرب سے ہمیشہ دھیمے لہجے میں بولا کرتا " تھا۔

یار میں تو کہتا ہوں نہیں کھا کیا پتا میرے کسی جانی دشمن نے اس می زہر ملار کھا ہو" ۔"ارمان نے زاوش کو اپنی نظروں میں رکھتے ہوئے کہا دائم کے چہرے پر ایک مسکراہٹ اُبھری۔ مگر وہ چھپا گیا۔

اگر زہر ملائی ہو گی تو صرف آپ کے باؤل میں تو آپ دائم بھائی کو کیوں روک " رہے ہیں۔"میرب بھی مسکرا کر بولی وہ سب ایک دوسرے کو شرارتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔

ہاں ہمیشہ بے وقوفوں والی بات مت کیا کرو ارمان بھئی۔"زاوش پانی کا گلاس" ہاتھ میں اُٹھاتے بولی اور بھائی تھوڑا جتا کر بولی۔ارمان مسکرایا تھا اس کی بات سن کر مگر کچھ نہیں بولا۔

"ہاں بھائی صحیح کہا زاوش دی نے۔"

بس بھی کرو میرے بیٹے کے پیچھے پڑ گئی ہو دونوں۔"سمینہ بیگم نے انہیں ڈپٹا وہ" سر جھکا کر دبا دبا ہنسی۔.....

www.novelsclubb.com

*** *** ***

وہ جب سے گھر آئی تھی ایک ہی تصویر ذہن میں چلتی جا رہی تھی سیاہ شلوار قمیض میں مغرور سا وہ کئی بار اس کو اپنے ذہن سے جھٹکنے کی کوشش کرتی لیکن پھر سے

گھوم پھر کر سوچ وہی آکر رک جاتی تھی مریم نے کوفت سے سر جھٹکا۔اور پاس پڑا موبائل اُٹھایااور ایک نمبر ملایا گھنٹی کئی بار بجی لیکن دوسری طرف سے جواب نہیں آیا۔اس نے سرخ بٹن دبایااور فون کاٹ دیا۔کچھ دیر بعد ایک اور گھنٹی بجی اس نے خوشی سے موبائل۔فون اُٹھایا۔

"ہیلو...زارا؟؟۔"

شاید آپ اپنی کسی عزیز دوست کی کال کا انتظار لر رہی تھیں۔"بھاری سی مردانہ آواز میں بولا گیا جملہ مریم کو سن کر گیا اس نے حیرانی سے فون کان سے ہٹا کر نمبر دیکھا یہ وہی عجیب سے ہندسوں والا نمبر تھا۔

آااپ..آپ کون..؟؟"وہ جھجھک کر بولی۔"

خیر یہ جاننا آپ کے لیے ضروری نہیں ہے مس مریم۔"مقابل کا انداز تھوڑا تمسخرانہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک تو آپ نے مجھے خود فون کی اور اب اس لہجے میں بات کر رہے ہیں؟اور "
میں تو جانتی بھی نہیں کے آپ کون ہیں۔

تحمل رکھیں آپ جان لیں گی اس سے پہلے آپ کو اتنا بتادوں کے ہماری ایجنسی "
"کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔

واٹ؟؟ کیا مطلب کیسی... کیسی ایجنسی۔"وہ عجیب سی کشمکش میں بولی۔"

جی آپ نے ٹھیک سنا ہمیں ایک کیس میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔"وہ "
سنجیدہ سا بولا۔

کس طرح کی عجیب بات ہے یہ میں کسی کی کوئی مدد نہیں کرنا چاہتی آپ آئندہ "
فون نہیں کرنا مجھے۔"اس نے لال پیلے ہوتے کھٹ سے فون بند کر دی۔

عجیب آدمی ہے...افففففف ہر مصیبت میرے سر پر کیوں آتی ہے۔"اس "
نے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا۔کون تھا اور بھلا اس کو مجھ سے کیا کام تھا کیوں

www.novelsclubb.com

بول رہا تھا ایسے۔۔؟ہزاروں سوچیں ایک ساتھ ذہن پر حاوی ہو رہی تھیں...ایسی کیفیت پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اس کی۔۔۔

ہ دونوں ٹیرس میں کھڑی سے دائم ہلکا سا جھکے کہنیاں گرل پر رکھے کھڑا تھا دونوں ہاتھوں کو باہم باندھے۔سرمئی آنکھوں ہلکی سی سکیڑ رکھی تھیں...وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

اور بتا کیا چل رہا ہے تو آج آفس گیا تھا انکل کے ساتھ؟"ارمان ساتھ کھڑے ہوتے بولا.

ہمم گیا تھا۔"مختصر سا جواب۔

کیا ہوا تیرے بھیجے گ ئے پھول واپس تو نہیں آگ ئے جو منہ لٹکائے کھڑا ہے"

۔"ارمان مسکراہٹ چھپاتے بولا۔دائم چونکا اور حیران ہوتے اس کی جانب دیکھا۔

کیا مطلب ہے تیرا۔"وہ کوشش کرتے نارمل انداز میں بولا۔ "

"ارے بھائی تو مطلب چھوڑ نا سمجھ تو تم ویسے بھی گ ئے ہو گے۔"

نہیں سمجھا اور نا ہی سمجھنا چاہتا ہوں تو منہ بند رکھ اپنا۔"ارمان منہ پھاڑ کر ہنسا"

جب میرب دو کپ ٹرے میں رکھے اندر لا رہی تھی۔

ارمان بھائی آپ جب ہنستے ہیں تو ایسے لگتا ہے کوئی زکوٹا جن آگیا ہو ہمارے گھر "

۔"وہ ٹرے ٹیبل پر رکھتی بولی۔

www.novelsclubb.com

..ارے بیٹا یہ جن تو رہتا ہی یہاں ہے۔"دائم ہنستے ہوئے بولا"

افففف کیا بات کہی ہے دائم بھائی میرے دل کی بات کہہ دی آپ نے۔"

یہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے تم دو اور میں اکیلا بھلا اب میں کیسے جواب دوں گا۔"

"ارمان معصومیت سے بولا۔

بھائی میرا کوئی موڈ نہیں اس وقت لڑنے کا اور زاوش بھی مصروف ہے سو آپ" کی کوشش ناکام ہے جا رہی ہوں میں۔" دائم کی مسکراہٹ تھوڑی اور گہری ہوئی۔

ہنس مت تو زیادہ جب تیری ایسی حالت ہو گی تو پوچھوں گا تجھ سے میں۔" ارمان" کوفی کا کپ اُٹھاتے بولا۔ دائم کی سرمئی آنکھیں چمکی تھیں لیکن وہ چمک چند لمحوں کی تھی اور پھر وہی ویرانی چھا گئی ان آنکھوں میں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چھوڑ تجھے ایک شعر سناتا ہوں میں۔"

"ہار مجھے نہیں سننے تیرے تھکے ہوئے شعر۔ "

"یار یہ والا تھکا ہوا نہیں ہے سن نا اا"

"بول تا کہ میں گھر جاؤں۔"

جب سے دل. میں وہ آباد ہوئے ہیں "

"تب سے دل. کے چین و سکوں برباد ہوئے ہیں

آئے ہائے کیا بات ہے۔وہ شعر سنا کر خود ہی بولا،دائم کے چہرے پر ایک مسکراہٹ سی ابھری کچھ نئی سی مسکراہٹ تھی وہ جو پہلے نہیں آئی تھی اس کے چہرے پر۔

یہ تم اتنا مسکرا کیوں رہے ہو ایسا بھی کیا بول دیا میں نے؟؟"ارمان آنکھیں " سکڑ نے اسے دیکھ کر بولا دائم کی مسکراہٹ سمٹی۔

"کچھ نہیں یار اب میں چلتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اچھا مجھے تجھ سے کچھ کہنا تھا یار تھوڑی دیر رک جا۔"وہ سنجیدہ سے لہجے میں بولا" تو دائم کے اُٹھتے قدم تھمے۔

"یار تو انکل اور آنٹی کی طرف سے اپنا دل صاف کیوں نہیں کر لیتا یار۔" دائم کی آنکھوں میں خون سا اتر آیا یہ بات سن کر۔

"میں بتا چکا ہوں تجھے تو میرا پیچھا چھوڑ دے یار۔" وہ آنکھیں میچے بولا۔

"یار تو بھائی ہے میرا میں تجھے تکلیف میں نہیں سکتا دائم اور ویسے بھی وہ سب کچھ گزر چکا ہے۔"

"سب کچھ گزر جاتا ہے ارمان لیکن سب کچھ بھلایا نہیں جاتا" ایک درد سا لہرایا تھا دائم کی سرمئی آنکھوں میں جسے ارمان کی نظر نے دیکھ لیا۔

"ٹھیک ہے میں چلتا ہوں اب کل ملتے ہیں پھر۔"

"ٹھیک ہے چل خدا حافظ۔" دائم نے ہوا میں ہاتھ لہرایا اور آگے بڑھ گیا بہت سی مشکلات تھیں اس کی زندگی میں جنہیں اس نے ختم کرنا تھا ارمان خاموش سا واپس

www.novelsclubb.com

آکر بیڈ پر بیٹھ گیا نجانے کتنی دفع وہ اس کو سمجھا چکا تھا لیکن دائم طلال شاہ جیسا بھی کوئی ضدی ہو گا؟ آہ! ارمان نے ایک سرد گہرا سانس لیا اور بیڈ پر دراز یو گیا۔

رات کا سناٹ سا ہر طرف پھیلا تھا اور وہ کچن میں کھڑی چائے بنانے میں مصروف تھی دائیں ہاتھ میں موبائل پکڑے وہ کوئی نمبر ملا رہی تھی۔

ہیلو؟... زارا۔" شاید دوسری جانب سے کال اُٹھالی گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

ہاں مریم کیسی ہو تم ہاتھ کیسا ہے اب تمہارا؟" زارا فکر مندی سے بولی۔ "

"ہاں ہاں اب بہتر ہے میں کل یونیورسٹی بھی آؤں گی۔"

"ہاں یار آجاؤ میرا دل نہیں لگ رہا ویسے بھی۔ "

.مریم کھلکھلا کر ہنسی سبز آنکھوں میں چمک آئی

"اوہو تو کوئی ہمیں مس کر رہا ہے۔ "

میں تو بہت زیادہ مس کر رہی اور آج ارمان بھی پوچھ رہا تھا تمہارے بارے میں "

۔"زارا بے دھیانی سے بولی۔

" اچھا وہ کیوں پوچھ رہا تھا؟"

پتا نہیں آج وہ اکیلا تھا دائم نہیں تھا تو مجھ سے بات کر لی اس نے۔ "

" اوو اچھا اس کا دوست نہیں تھا آج ساتھ ؟ "

نہیں میں نے پوچھا لیکن اس نے بتایا نہیں شاید کوئی پرسنل بات ہو خیر چھوڑو "

۔"

www.novelsclubb.com

ہاں اور میں نے آج.. "مریم بولتے بولتے خاموش ہو گئی۔ "

"ہیلو؟ بولو یار کیا ہوا۔"

نہیں کچھ نہیں میں کل یونیورسٹی میں بات کرتی ہوں۔"مریم نے کان کے قریب سے موبائل ہٹادیا اس کی سبز آنکھیں سامنے کھڑکی کے اس پار چمکتی آنکھوں سے ٹکرائیں۔وہ بہت اطمینان سے کھڑا اس کی جانب دیکھ رہا تھا آس پاس سے بے خبر۔مریم تھوڑا سا کھڑکی کے قریب ہوئی لیکن وہ ان آنکھوں کے سحر سے نکل نہیں پائی۔ تبھی پیچھے سے کسی نے آواز دی مریم جھٹکے سے پلٹی۔

"مریم بیٹا؟؟ کیا دیکھ رہی ہو اتنی رات میں۔"

سلطانہ بیگم نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"کچ. کچھ نہیں ماما ایسے ہی بس۔"

ہزار دفع منع کیا ہے کہ رات کے وقت کھڑکیوں سے باہر نہیں جھانکا کرو۔""

مریم شرمندہ سی ہو گئی ان کی بات پر۔

"آپ اس وقت کیوں کچن میں آ گئیں؟"

"رافع کو دودھ کا گلاس دینا تھا آج بھول گئی میں۔"

"رافع بھائی بچے تھوڑی ہیں اب بڑے ہو گئے ہیں وہ۔"

"ماں کے لئے اس کے بچے ہمیشہ چھوٹے رہتے ہیں چاہے کتنے ہی بڑے ہو جائیں۔" مریم مسکرا دی۔

"میں دے آتی ہوں لائیں۔"

"نہیں مجھے تھوڑا کام ہے اس سے میں خود ہی جاتی ہوں تم بھی سو جاؤ بیٹا۔" وہ یہ کہہ کر رافع کے کمرے کی جانب چلی گئیں۔ان مے جاتے ہی مریم نے کھڑکی سے باہر جھانکا لیکن اب وہاں کوئی نہیں تھا ایک عجیب سا ڈر اس کے ذہن میں جنم لینے لگا سبز آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے تھے کتنی عجیب سی کیفیت میں مبتلا ہو رہی تھی وہ عجیب خیالات اس کی سسکیاں بڑھتی جا رہی تھیں وہ بچپن سے ہی ایسی تھی ہر بات پر رو دیتی تھی بچوں کی طرح۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

رات. باہر گہری ہوتی گئی اور وہ خود کو نارمل کرتی اُٹھی اور کمرے میں چلی گئی

آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجھ سی گئی تھیں۔

دروازے کی دستک پے وہ چونکا۔

کون ہے؟" دروازہ کھلا تو سامنے سلطانہ بیگ دودھ کا گلاس پکڑے اندر کمرے "

میں داخل ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

ارے امی آپ اس وقت۔" وہ بیڈ پر سیدھا ہو بیٹھا۔ "

"ہاں میں دودھ لائی تھی۔"

لیکن آپ تب ہی میرے کمرے میں آتی ہیں جب آپ کو کوئی کام ہوا تنا تو " میں بھی جانتا ہوں" وہ شرارتی سا مسکرا کر بولا۔

ہاں کام تو ہے لیکن میں ماں ہوں تمہارے ایسے بھی آسکتی ہوں تمہارے کمرے "میں۔

"جی جی بالکل کون روک رہا ہے آپ کو۔ "

وہ دودھ کا گلاس ساتھ ٹیبل پر رکھنے کے لئے جھکیں اور پھر رافع کے برابر میں آ بیٹھیں۔

"بیٹا مجھے حیدر کا نمبر چاہیے میں خود اس سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ "

www.novelsclubb.com

رافع کا موڈ بگڑ سا گیا یہ سنتے ہی۔

مما آپ اس سے کیا بات کریں گی اگر اسے کوئی بات کرنی ہوتی تو وہ خود آجاتا " ہم سے ملنے کے لئے۔" وہ تھوڑے اُکھڑے سے لہجے میں بولا۔

"بیٹا ٹھنڈے دماغ سے سوچو اس طرح غصہ کرنے سے کیا ملے گا غصّے میں کہے گئے الفاظ رشتوں میں بغض پیدا کر دیتے ہیں۔"

"ہمم ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہتا لیکن آپ اس سے ایسی کوئی بات نہیں کریں گی جس سے ماہی کو کوئی تکلیف ہو۔"

"بیٹا میں جانتی ہوں تم فکر نہیں کرو بھروسہ کرو بس۔" انھوں نے اپنے ہاتھ سے رافع کے ہاتھ پر دباؤ ڈالا جیسے اسے یقین دلانا چاہ رہی ہوں۔

کچھ دیر بعد وہ اٹھیں اور کمرے سے چلی گئیں۔

رافع بس بیڈ پر لیٹا چھت کو گھورتے جا رہا تھا کسی گہری سوچ میں تھا جیسے جیسے رات گہری ہوتی رہی ویسے ہی رافع کی سوچوں کا گڑھا بھی گہرا ہوتا گیا۔۔۔۔

سورج کی روشنی ہر طرف اپنے چمکتے ہوئی کرنیں بکھیر رہی تھی ہر چیز آہستہ آہستہ روشن ہوتی گئی رات کی سیاہی نے اپنے پنکھ سمیٹ لی ئے اور ہر طرف چمکتی روشن نے جگہ بنالی۔...

"کیا سوچ رہے ہو تم؟"

"کچھ نہیں."

وہ دو نفوس ایک کیفے میں آمنے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کسی معاملے پر تبصرہ کرتے دکھائی دے رہے تھے۔ایک سوال کرتا تو دوسرا اس کا. مختصر سا ٹھہرا ہوا جواب دے دیتا۔

"تم محبت کرتے ہو نا اسے؟؟ تو بتا کیوں نہیں دیتے اسے۔"

نہیں بتا سکتا."سامنے بیٹھا شخص شانے اچکا کر بولا۔"

اس طرح چپ رہنے سے کچھ نہیں بدلے گا تمہیں مریم کو بتادینا چاہیے حیدر "
۔"

میری چپ کا اس کی خاموشی سے بہت گہرا تعلق ہے۔اور میں یہ تعلق توڑنا "
نہیں چاہتا۔"

وہ بنا کوئی تاثر دیئے خالی نظروں سے بولا۔

"اس طرح کرنے سے تمہیں تکلیف ہو گی۔"

جو تکلیف مجھے ہو رہی ہے بس اسی تکلیف سے مریم کو بچانے کے لیے چپ ہوں"
میں۔"

"اور تمہاری محبت کا کیا؟"

.کچھ نہیں۔" وہ اسی دھیمے سے انداز میں بولا "

سامنے بیٹھا لڑکا پریشانی سے اسے دیکھتا رہا۔

جہاں سے بات شروع ہوتی ہمیشہ وہیں آکر رک جاتی تھی اور پھر سے خاموشی کا سلسلہ شروع ہو جاتا تھا۔

طلال ویلا میں یہ صبح پہلے سے بھی گرم طلوع ہوئی تھی۔دائم دروازے سے نکلتے ہوئے نیچے کھڑی سیاہ گاڑی کی طرف جا رہا تھا۔شوکت کے سلام کا جواب سر کے خم سے دیا اور ان کے پاس ہی رک گیا۔

"کیسے ہیں شوکت بابا۔"

الحمدللہ دائم بیٹے اللہ کا کرم ہے۔"وہ عاجزی سے بولے"

شوکت بابا پندرہ سال سے یہاں مالی کی حیثیت سے کام کرتے تھے دائم ان سے کافی عزت سے بات کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلیں یہ تو اچھی بات ہے۔"اس نے ایک نظر ہاتھ میں پہنی گھڑی کو دیکھا"

"چلیں میں نکلتا ہوں دیر ہو رہی ہے"۔ وہ مدھم سا مسکرا کر بولا ہونٹوں کے قریب ہلکی سی لکیریں پڑ گئیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا اللہ کی امان میں رہو۔" وہ بھی مسکرا کر بولے تو دائم آگے بڑھ گیا اور سیاہ گاڑی میں بیٹھتا وہ کارزن سے بھگا لے گیا فرزانہ صاحبہ کی زہر خندہ نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔ وہ واپس اندر آئیں جب طلال شاہ سیڑھیوں سے اتر رہے تھے وہ آفس جانے کی پوری تیاری میں تھے۔

"آپ کا بیٹا گھر کے نوکروں کی عزت کرتا ہے لیکن میری نہیں۔" وہ چلا کر بولیں

"اب کیا کر دیا ہے اس نے۔" طلال صاحب نے گہری سانس لی ایک تو ہر دن نیا دھماکا کرتا ہے یہ لڑکا۔ وہ دل میں سوچے۔

باہر دروازے پر کھڑے نوکر سے عزت سے بات کرتا ہے لیکن مجھ سے بات "تک نہیں کرتا۔"

"بس کرو فرزانہ تم اس بارے میں بہت سوچنے لگی ہو۔ "

"میں کچھ نہیں سوچ رہی جب آپ کا بیٹا کوئی چاند چڑھا دے گا تب سر تھام کے نہیں بیٹھ جایئے گا ہنہہ۔"

"میں دیکھ لوں گا اس کو ابھی ناشتہ لگا دو مجھے آفس جانا ہے صبح صبح شروع ہو گئیں ۔"

وہ منہ بناتے کچھ بڑبڑاتے جا کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئے فرزانہ ایک کٹیلی نگاہ ان پر ڈالے کچن کی طرف چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

*** *** ***

یونیورسٹی کا ماحول پہلے کی طرح ہی تھا روز کی طرح کی چہل پہل مریم ایک دن کے بعد آئی تھی مگر وہاں کچھ بھی نہیں بدلا تھا انسان کے ہونے نہ ہونے سے کچھ نہیں بدلتا سب کچھ ویسے ہی چلتا رہتے ہے جیسے اسے ہونا چاہیے وقت کبھی بھی کسی کا انتظار نہیں کیا کرتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی اپنی کلاس کی جانب جا رہی تھی جب اس کی نظر سیڑھیوں کے پاس جھکی کسی لڑکی پر پڑی مریم کو تشویش ہوئی وہ چلتی اس کے قریب گئی اور اب کا کندھا تھپکا۔ لڑکی چونک کر مڑی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

کیا ہوا تم پریشان لگ رہی ہو۔" مریم نے نرمی سے پوچھا۔"

ہاں میرے ہاتھ میں ایک انگوٹھی تھی پتا نہیں کہاں گر گئی۔" وہ مصروف "سے انداز میں بولی۔ اس کا جواب سنتے مریم نے نظریں یہاں وہاں گھمائی تب

آخری سیڑھی کے کونے پر چمکتی ہوئی ایک انگوٹھی دیکھ اس نے جھک کر اُٹھالی مریم مسکرائی۔

کہیں یہی تو نہیں ہے جسے تم ڈھونڈ رہی ہو۔" وہ لڑکی اس کے ہاتھ کی جانب " دیکھتے ہی مسکرائی۔

"ہاں...ہاں یہی ہے میری انگوٹھی۔"

"یہ تو یہیں پڑی تھی تمہیں دکھی نہیں؟۔ "

سامنے کھڑی لڑکی نے مریم کا چہرہ دیکھا وہ بہت خوبصورت تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا.

نہیں خیر تمہارا بہت بہت شکریہ۔" زاوش مسکرا کر بولی تو مریم نے بھی مسکرا " کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

میری کلاس ہے میں چلتی ہوں اللہ حافظ۔"مریم جلدی میں تھی سو اسے " بولتی سیڑھیاں عبور کرنے لگی زاوش نے مڑ کر اسے دیکھا اسے یہ لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔زاوش بھی گراؤنڈ کی طرف چلی گئی ابھی وہ فری تھی کوئی کلاس نہیں تھی سو وہ لائبریری جا کر ناولز پڑھنے کا سوچ رہی تھی اسے اس افسانوی دنیا سے بہت محبت تھی جو حقیقی دنیا اور یہاں کے مطلبی لوگوں سے زیادہ اچھی تھی۔۔۔

مریم کلاس روم میں داخل ہوئی تو سامنے دو قطاریں چھوڑ کر زارا بیٹھی تھی چہرے پر دھیمی مسکراہٹ تھی ایک ہاتھ تھوڑی تلے ٹکائے وہ موبائل پر جھکی تھی انگلیاں تیزی سے حرکت کر رہی تھیں گویا وہ کسی سے میسج پر بات کر رہی تھی مریم چلتے ہوئے اس کے بالکل قریب جا پہنچی لیکن اسے ہوش نہیں تھا کے وہ ساتھ کھڑی ہے مریم نے گلا کھنکارا تو وہ گڑ بڑا گئی۔اور جلدی سے موبائل کی اسکرین بند کر دی۔

تم تم کب آئی مریم.."وہ جلدی میں یہی بول پائی۔"

www.novelsclubb.com

تب ہی جب تم مسکرا مسکرا کر میسج ٹائپ کر رہی تھی۔"مریم ہنسی دبائے ساتھ بیٹھ گئی۔

اوا چھا میرا خیال ہی نہیں رہا۔"وہ زبردستی مسکرائی۔

"ہمم ویسے کس سے بات کر رہی تھی؟"

"کسی سے نہیں یار بس کچھ خاص نہیں تھا۔"

زارا تم......"وہ بول ہی رہی تھی جب کلاس کا دروازہ کھلا اور پروفیسر اندر قدم رکھتے داخل ہوئے۔اور گفتگو کا سلسلہ وہیں ٹوٹ گیا۔۔۔مریم بس سوالیہ نظروں سے زارا کو دیکھ رہی تھی اور وہ مسلسل نظریں چرا رہی تھی تب وہ سر جھٹکتی سامنے لیکچر کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ میں کچھ کتابیں اُٹھائے گاڑی سے نکلا تھا جب کسی نے اسے کندھے سے تھاما اور ہاتھ کا دباؤ اس کے کندھے پر زیادہ رکھا دائم پیچھے مڑا تو اس کی آنکھیں ان سرخ نشئی آنکھوں سے ٹکرائی تھیں۔۔اس نے شدت سے گاڑی کا دروازہ بند کیا اور اس کی جانب گھوما۔

ہاتھ کو پیچھے رکھ کے بات کیا کرو ورنہ ہاتھوں سے بات کیسے کرتے ہیں میں بھی" جانتا ہوں۔"

.راحیل جلانے والے انداز میں مسکرایا اور بولا

" کیسے ہو دوست پروجکٹ کا ایڈونچر کیسا رہا تمہارا؟"

کیا مطلب ہے تمہارا، ؟" دائم نے ایک آبرو اُٹھا کر سختی سے پوچھا۔"

سنا ہے وہ سبز آنکھوں والی لڑکی مرتے مرتے بچ گئی۔" وہ مذاق اُڑانے کے انداز میں بولا۔ دائم نے مریم کے ذکر پر اپنے جبڑے سختی سے بھینچ لیے۔ مگر کچھ بولا نہیں۔

"اچھا ہوا وہ بچ گئی ورنہ دنیا میں ایک حسینہ کم پڑ جاتی... ہمم کیا نام تھا اس کا ہاں مریم کافی خوبصورت ہے وہ۔" وہ زہریلی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالتا بولا دائم نے سختی سے اپنی مٹھی پر دباؤ دیا۔

"بکواس بند کرو اپنی راحیل بخاری۔" اس نے غرا کر بولتے ہوئے ایک زوردار مکہ اس کے گال پر جڑ دیا۔ راحیل لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوا اور اتنی ہی تیزی سے دائم کی جانب لپکا اور اسی شدت سے دائم کے چہرے پر اپنی کہنی ماری۔ سعد دور کوریڈور کے پاس کھڑا تھا انہی کا کلاس میٹ وہ بھاگتا ان کی جانب آیا اور انہیں الگ کرنے کی کوشش کی۔

"دائم کیا کر رہا ہے چھوڑ اسے۔ پاگل ہو گئے ہو دونوں۔"

آئندہ اگر اس کے بارے میں بکواس کی تو زبان کاٹ کے کتوں کے آگے ڈال " دوں گا تیری۔" وہ انگلی اُٹھا کر اسے تنبیہہ کرتے بولا لہجا بلا کا سنجیدہ تھا وہ کب اور کیسے اتنا غصہ ہو گیا سمجھنا مشکل تھا۔ سعد نے دائم کو پشت سے پکڑ رکھا تھا۔

سب سمجھ رہا ہوں میں دائم طلال شاہ بچ کر رہنا اور اس سبز آنکھوں والی کو بھی " بچا کر رکھنا۔" وہ اسے کافی حد تک غصہ دلا گیا تھا مگر وہ جو بات جاننا چاہتا تھا جان چکا تھا۔ تبھی وہاں سے چلا گیا اب آگے کیا کرنا تھا وہ سمجھ چکا تھا۔

چھوڑ دو اب مجھے چلا گیا ہے وہ۔" دائم نے سخت لہجے میں کہا تو سعد اسے چھوڑتا" ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا۔

یار منہ مت لگا کر اس کے وہ تو ویسے بھی جنگلی ہے۔ تُو تو انسان بن۔" وہ پریشانی" سے بولا.

"ہنہ چھوڑ یہ بتا ارمان کہاں ہے۔"

"تمہارے ٹھیک پیچھے۔" سعد نے آنکھوں سے اس کی جانب اشارہ کیا جو نا سمجھی سے ان کی بات سن رہا تھا البتہ دائم کی اس کی طرف پشت تھی۔ تب وہ چلتا سامنے آ کھڑا ہوا چہرے کی پر سکونی بے چینی میں بدل گئی۔

"کیا ہوا ہے تجھے۔" دائم کے ناک سے خون جاری تھا انجانے میں راحیل کی کہنی دائم کے ناک پر لگی تھی۔ دائم نے بائیں ہاتھ کی پشت سے ناک صاف کی۔

"چھوڑ کلاس کے لیے دیر ہو رہی ہے چل۔" وہ مڑتا آگے کہ جانب چلا گیا ارمان نا سمجھی سے اسے دیکھ رہا تھا" یہ انسان میری سمجھ سے باہر ہے۔" وہ دل. میں سوچتا اس کی طرف لپکا۔

www.novelsclubb.com

آج یونیورسٹی کے بعد ہم شاپنگ پر چلیں؟" زارا نے بیٹھے بیٹھے ایک فرمائش کی۔"

مجھے کچھ چاہیے تو نہیں لیکن تمہارے ساتھ چلی جاتی ہوں۔" مریم اپنے بیگ میں کتابیں رکھتے بولی۔

ہاں تو چلو پھر چلتے ہیں۔" زارا پر جوش سی بولی۔ "

"ابھی نہیں یار ایک کلاس رہتی ہے ابھی ہماری۔ "

بنک کرنا بھی کسی چڑیا کا نام ہے مریم۔" اس کی بات سنتے مریم زور سے ہنسی۔ "

عجیب باتیں کرتی ہو زارا یار تم۔" وہ ہنستے ہوئے بولی۔ "

ہاں ہاں چلو اُٹھو اب." وہ چیزیں سمیٹتے اُٹھیں اور نیچے گراؤنڈ فلور پر آ گئیں زارا" آج سیاہ شلوار قمیض پہنے اونچی پونی ٹیل بنائے ہوئے تھی۔ مریم نے ہلکا جامنی رنگ زیب تن کیا ہوا تھا گھنگریالے بال پشت پر کھلے پڑے تھے سامنے سے ہیئر بینڈ لگائے بالوں کو پیچھے کیا گیا تھا سادہ شفاف چہرہ لیئے وہ چلتی ہوئی گراؤنڈ میں آ پہنچی وہ چل ہی رہی تھیں جب ارمان نے پیچھے سے انہیں آواز دی۔

ہے لیڈیز۔"وہ چلتا ان کے قریب آیا۔"

یہ کارٹون کہاں سے آگیا اب۔"زارا نے مریم کے کان کے قریب سرگوشی "
کی تو وہ ہلکا سا مسکرا دی۔

ہیلو ارمان۔"زاران ءاسی کے انداز میں جواب دیا۔"

ہائے زارا۔"ارمان دانت نکالے بولا مریم نے مشکل سے اپنی ہنسی کنٹرول کی "
یہ دونوں کبھی نارمل انداز میں بات نہیں کریں گے شاید۔۔

"تم دونوں ویسے کہاں جا رہی ہو۔"

ہم شوپنگ پے جا رہے ہیں ساتھ آنا ہے کیا تمہیں"زارا کی طرف سے ایک "
اور سڑا ہوا جواب آیا۔

اچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"مریم نے بات کاٹتے ہوتے ہوئے پوچھا وہ اور "
چک چک برداشت نہیں کر سکتی تھی۔

"میں دائم کا انتظار کر رہا ہوں... لو آگیا وہ۔" وہ سامنے دیکھتے بولا جہاں دائم کافی کا کپ اٹھائے انہیں کی جانب آرہا تھا آف وائٹ بٹنوں والی شرٹ پہنے بازو عادتاً کہنیوں تک موڑ رکھے تھی۔ یہاں تک آتے وہ رک گیا۔

"کیسے ہو دائم تم۔" زارا اس سے مخاطب ہوئی ارمان نے ایک نظر اسے دیکھا اور دل. میں سوچا "دائم تو تمہارے بچپن کا دوست ہے نا!!۔

"میں ٹھیک۔" مختصر سا جواب۔۔ مریم کی سبز آنکھیں اس کے زخمی چہرے پر ٹھہر سی گئیں۔

"آپ کیسی ہیں محترمہ؟ ہاتھ کی چوٹ ٹھیک ہوئی؟" وہ سنجیدہ چہرے سے بولا ۔مریم کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔

"ہمم اب. پہلے سے بہتر ہے۔" بس اتنا ہی بولا گیا۔

"ہمم ویری گڈ۔" وہ کافی کا گھونٹ بھرتے بولا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا ہوا آپ دونوں سے ملاقات ہو گئی باکی پروجکٹ کی پریزینٹیشن کا کام آپ "
دونوں مل کر کریں گی ہمیں منڈے کو سبمٹ کروانی ہے۔"

اوہاں یاد آیا۔"ارمان دائم کی بات کاٹتے بولا۔ "

شکریہ مریم میری اور دائم کی اتنی اچھی تصویر لینے کا۔"ارمان مسکرا کر بولا"
۔مریم کو جھٹلا لگا۔

میں... میں نے تو۔"وہ جیسے شرمندہ سی ہو گئی۔ "

ہم نے باقی بھی تصویریں دیکھ لی ہیں وہ ہم پریزینٹیشن میں لگا دیں گے۔"دائم "
کا بات کا رخ کام کی جانب موڑا اسے فالتو باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا البتہ
ارمان کو تھا۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں ٹھیک ہے وہ پکچرز مجھے سینڈ کر دیں میں آپ کو اپنا نمبر دے دیتی ہوں "
دائم۔"زارا جلدی سے بولی.

ارمان کو دے دیں وہ بھیج دے گا۔" دائم نے تیر جیسا سیدھا جواب دیا تو وہ" خاموش ہو گئی ارمان بے پھوٹتی ہوئی ہنسی کا گلا دبایا۔ مریم چور نظروں سے دائم کو دیکھ رہی تھی۔ ہننہہ مغرور انسان دل میں اسے لقب سے نوازا۔

چلیں ارمان دیر ہو رہی ہے۔" دائم نے ہاتھ پر بندھی گھڑی دیکھتے بولا ان کی " کلاس شروع ہونے میں ٹھیک دس منٹ تھے۔

ہاں چلتے ہیں...اوکے لڑکیوں بائے۔" ارمان انھیں سی اوف کرتے مڑا اس " سے پہلے ہی دائم پانچ قدم کا فاصلہ طے کر چکا تھا۔ مریم کی نظریں اسے ہی دیکھ رہی تھیں جیسے کچھ سوچ رہی ہو یکدم ہی وہ زارا سے بولی۔

تم دو منٹ انتظار کرو میں بس ابھی آئی"۔ وہ اسکا جواب سنے بغیر آگے بڑھ گئی " ۔وہ تیز قدم چلتی ہوئی اس تک پہنچی تو اس کا نام پکارا۔

www.novelsclubb.com

"دائم رکو"

اس کی آواز پر دائم طلال شاہ کے بڑھتے قدم تھمے اس کی پکار پر تو ہر بار اس کے چلتے قدم رک جایا کرتے تھے وہ کیسے اس کی بات سنے بغیر جا سکتا تھا؟ مریم گھوم کے اس کے سامنے آئی۔اور ہاتھ اس کے آگے بڑھایا جس میں ایک سفید رومال تھا جہاں ایک کراس کا نشان بنا ہوا تھا یہ وہی رومال تھا جو دائم نے کچھ روز قبل مریم کو دیا تھا۔دائم نے پہلے رومال کی جانب اور پھر مریم کی سبز آنکھوں میں سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

آپ کا رومال میں واپس دے نہیں پائی آج موقع ملا تو لوٹا رہی ہوں۔"مریم" دھیمی سی مسکراہٹ سے بولی لہجے ہمیشہ کی طرح نرم تھا۔

لیکن میں نے آپ کو اس لیے نہیں دیا تا کہ آپ واپس لوٹا دو۔"وہ بھی دھیمے" مگر سنجیدہ لہجے میں بولا تھا۔

لے لیں ویسے بھی آپکو اسکی کافی ضرورت ہے۔" مریم نے اس کے ناک کی "
طرف انگلی سے اشارہ کرتے بولی۔ جو زخمی تھا تو دائم سر جھکا کر مسکرایا اس کی
حرکت پر۔

رکھ لیں ویسے بھی مریم کیف عالم اُدھار رکھنے والوں میں سے نہیں ہے۔" "
ایک اور جملہ ادا کیا تو دائم نے ہاتھ بڑھا کر رومال تھام لیا۔

"بات یہ ہے کہ میں نے آپ پر کوئی احسان نہیں کیا تھا محترمہ۔ '
جانتی ہوں۔" وہ سبز چمکتی آنکھوں سے اسے دیکھتے مسکرائی گالوں کے گھڑے "
ابھرے اور پھر معدوم ہو گئے دائم کی نظریں جیسے ان پر ٹھہر سی 'گئیں مگر وہ کچھ
نہیں بولا بولنے کو کچھ باقی رہا ہی نہیں تھا۔ نجانے کیوں اس شخص سے بات کر کے
دل کو عجیب سا احساس ہوتا تھا مریم کبھی سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

اپنی ویز میں چلتی ہوں اللہ حافظ۔"وہ گڑبڑا کر بولتی جلدی سے آگے بڑھ گئی وہ" — زیادہ دیر اس سے بات کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

:اللہ حافظ۔"دائم نے خود کو کہتے سنا مریم سر جھکائے آگے بڑھ گئی۔۔دور کھڑی" زارا ایک ٹک انہیں دیکھتی جا رہی تھی۔مریم آگے بڑھ گئی تو دائم نے مڑ کر اسے نہیں دیکھا بلکہ داخلی دروازے سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔زارا اور مریم بھی یونیورسٹی سے باہر چلی گئیں دونوں میں اس معاملے سے متعلق کوئی بات نہیں ہوئی

۔

تپتی دوپہر آہستہ آہستہ اپنی تپش میں کمی کرتی جارہی تھی سورج گزرتے وقت کے ساتھ اپنی روشنی میں کمی کرتا جارہا. تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دوپہر کے اس وقت اُس خوبصورت باغیچے والے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا خاموشی سی تھی رافع اور عالم صاحب اب تک آفس سے نہیں آئے تھے

سلطانہ بیگم لاؤنج کی کھڑکی کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھی تھیں ساتھ ہی ٹیلی فون کی میز رکھی تھی مریم نے ابھی ابھی انہیں فون کر کے اطلاع دے دی تھی کہ وہ گھر دیر سے آئے گی وہ کرسی کے پیچھے ہی کھڑکی سے باہر وہ خوبصورت تروتازہ باغیچہ دکھائی دے رہا تھا گلاب کے خوبصورت کھلے ہوئے پھول جن کا مریم خاص خیال رکھا کرتی تھی۔۔

سلطانہ بیگم کرسی پر بیٹھی کچھ سوچتے ہوئے اُٹھیں اور سامنے رکھی الماری کی دراز سے ایک پرچی نکالتی کچھ سوچتے واپس وہیں ٹیلی فون کے پاس آبیٹھیں اور ایک نمبر ڈائل کر دیا آنکھوں میں امید تھی کہ شاید اس بار اس سے بات ہو جائے.......

www.novelsclubb.com

دوپہر کی روشنی اس کھڑکی سے سیدھا اندر کمرے میں پڑ رہی تھی جہاں وہ دونوں بیٹھے آپس میں بات کر رہے تھے سورج کی روشنی سیدھا اس کی بھوری آنکھوں پر پڑ رہی تھی وہ سر جھکائے کوئی فائل پڑھنے میں مصروف تھا جب اس کا موبائل بجا حیدر کا دھیان فائل سے ہٹا تو کسی انجان نمبر سے کال آتی دیکھ ماتھے پر شکن پڑے اس نے کال ریسیو کرتے کان سے لگا دی دوسری جانب کوئی بڑی عمر کی خاتون مخاطب ہوئیں۔

"کیا آپ حیدر بات کر رہے ہیں بیٹا۔" بہت ہی اپنائیت سے پوچھا گیا تھا حیدر نے ایک نظر سامنے بیٹھے احمد کو دیکھا۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"اسلام علیکم جی میں حیدر بات کر رہا ہوں فرمایئے۔" مودب سے انداز میں بولا

۔

وعلیکم السلام بیٹا پہچانا میں سلطانہ آنٹی بات کر رہی ہوں۔" دوسری جانب وہ" خاتون کافی خوشی سے بولیں مگر حیدر کے چہرے کے تاثرات بالکل سپاٹ تھے۔

جی جی بالکل کیسی ہیں آپ۔؟"منہ میں جو آیا بول دیا گیا۔ "

میں ٹھیک ہوں بیٹا رافع سے پتا چلا تمہارا فون آیا تھا تو میں نے سوچا خود ہی بات "

"کر لوں۔

جی جی بالکل ٹھیک کیا آپ نے اخلاقاً تو مجھے بات کرنی چاہیے تھی لیکن..."وہ "

خاموش ہو گیا شرمندہ تھا آگے بولنا نہیں چاہتا تھا اس کے انداز کچھ سمجھ نہیں آئی

۔

کوئی بات نہیں بیٹا تم شرمندہ نہ ہو کیا تم پاکستان میں نہیں ہو؟"وہ کچھ سوچتے "

ہوئے بولیں جیسے تصدیق کرنا چاہتی ہوں۔

جی میں فل حال تو اٹلی میں ہوں مگر جلد پاکستان آؤں گا آپ سب سے ملنے۔" "

اسکی بات سنتے سامنے بیٹھے احمد نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

ہاں بیٹا انشاءاللہ...." باقی ایک دو اور چند باتیں کرتے سلطانہ بیگم نے فون" کاٹ دیا تو حیدر کچھ وقت بس فون کو گھورتا رہا کہیں باتیں اس کے ذہن میں لہرائی تھیں دوریاں آجانے سے یادیں تو نہیں مٹتی اور ویسے بھی کچھ یادیں کبھی بھلائی نہیں جاتی۔۔۔

تم نے جھوٹ کیوں بولا کہ تم اٹلی میں ہو؟"احمد کو جو بات چبھ رہی تھی آخر " کار بول ہی دی۔

میں ان لوگوں سے نہیں ملنا چاہتا سیدھی سی بات ہے لیکن ان کی پل پل کی " جانکاری چاہیے مجھے۔" وہ اسے جواب دیتا واپس سے اپنے کام میں مگن ہو گیا احمد نے گہرا سانس لیا وہ اور بحث نہیں کرنا چاہتا تھا اس بارے میں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

وہ دونوں شوپنگ مال پہنچ چکی تھیں سارے راستے زارا موبائل پر مصروف رہی تھی اس نے مریم سے کوئی بات نہیں کی تھیں دوسری جانب مریم زارا کے اس لہجے سے کافی پریشان تھی اس کا دھیان کسی بھی چیز کی طرف نہیں تھا۔

زارا یار کیا ہو گیا ہے تمہیں جب سے یونیورسٹی سے نکلے ہیں تب سے موبائل پر نظریں جمائے بیٹھی ہو۔" وہ اتنی دیر سے برداشت کرتی آخر پھٹ پڑی۔

"کیا ہو گیا یار تمہیں ایسے کیوں محسوس ہوا. اچھا چھوڑو مجھے پرفیوم لینا چلو تم۔"

وہ بات کو ختم کرتی مریم کا ہاتھ پکڑے وہاں سے گھسیٹتے آگے لے گئی۔

www.novelsclubb.com

جی سر میں سن رہا ہوں۔" وہ سیاہ پی کیپ سر پر پہنے مال میں کھڑا تھا لباس بھی سیاہ تھا عموماً وہ کسی ایجنسی سے بھیجا گیا ان کا کوئی خاص آدمی تھا اس کے لباس اور اسٹائل سے ایسا ہی معلوم ہوتا تھا۔اس کی عمر تقریباً چالیس سال سے اوپر کی تھی۔

"ابھی وہاں دو لڑکیاں آئی ہیں ٹھیک چار بج کر پندرہ منٹ پر۔" دوسری جانب کوئی بھاری آواز میں اسے آگے کی کارروائی سمجھا رہا تھا۔

"جی سر جن کی تصویر دکھائی تھی وہ میڈم سامنے والی ہی شاپ پر ہیں۔" شوفر نے فون کان سے لگائے دوسری طرف موجود انسان سے کہا۔

"ٹھیک ہے شوفع اگلے کچھ مہینوں کے لیے تمہیں بس انہی کی نگرانی کرنی ہے۔اور میں جانتا ہوں تم یہ کام بہترین طریقے سے کرو گے۔" وہ بہت سنجیدہ اور مصروف انداز میں بولا۔

اوکے سر بے فکر ہو جائیں۔"شوفر نے اعتماد سے کہا اور فون بند کر دیا اب وہ" وہیں مال میں گھوم رہا تھا لیکن انداز بالکل بھی بدلا نہیں تھا جیسے باکی نارمل لوگ تھے شوفر بھی ویسے ہی دکھائی دے رہا تھا۔اس کا کام ہی کچھ ایسا تھا وہ ایجنٹ ڈارک کا بہت خاص بندہ تھا اسے شوفر پر ہمیشہ ہی اعتماد ہوتا تھا کہ وہ کسی کام میں غلطی نہیں کرے گا۔اور پھر مریم کع راضی کرنے کے لیے ایسا کرنا ضروری تھا۔۔

وہ دونوں اب فوڈ کارنر میں آچکی تھیں زارا نے پرفیوم اور باقی کچھ چیزیں خریدی تھیں۔مریم کافی تھک گئی تھی کیونکہ وہ رات میں بھی سو نہیں پائی تھی اب اسے جلد از جلد گھر جانا تھا۔

زارا کے بالکل سامنے مریم بیٹھی تھی چہرے پر نقاہت تھی البتہ زارا مسکرا رہی تھی اور اس سے باتیں کر رہی تھی۔

"ارے تم نے وہ کے ڈرامہ نہیں دیکھا جو میں نے تمہیں بتایا تھا مریم۔"وہ سینڈوچ کا بائٹ لیتی بولی۔

"ہم کون سا؟"مریم کے ذہن سے بالکل یہ بات نکل چکی تھی۔ "

"ارے وہ (vincenzo) یار تم ایک بار کے ڈرامہ ہے بہت ہی اوسم ہے دیکھو اس بندے کی فین ہو جاؤ۔"وہ بہت ایکسائیٹڈ ہو کے بول رہی تھی زارا کو ہمیشہ سے کے ڈراموں میں بہت انٹرسٹ تھا وہ مریم کو بھی دیکھنے کا کہتی مگر اسے کتابیں پڑھنے کا شوق تھا۔

"میں تو بالکل بھول ہی گئی تھی یار لیکن وقت نکال کر ضرور دیکھوں گی۔"

تم ہمیشہ یہی کہتی ہو یارر۔"وہ مصنوعی سا ناراض ہوئی تو مریم مسکرادی اس نے" ہاتھ بڑھا کر زارا کا ہاتھ تھاما۔

ارے یار ناراض مت ہو ایک ہہ دوست ہے میری۔"زارو بھی مسکرائی اسے " ہمیشہ مریم کا منا لینا بہت پسند تھا اسی لیئے بات بات پر ناراض ہو جاتی تھی۔

زارا چلتے ہیں یار شام ہونے والی ہے مما انتظار کر رہی ہونگی۔" مریم نے" موبائل پر وقت دیکھتے ہی فکرمندی سے کہا۔

ہاں ہاں بس تھوڑا سا رک کو پھر چلتے ہیں اور آنٹی کی فکر نہ کرو میں بات کرلوں گی" یار۔" وہ یہاں وہاں نظر گھماتے بول رہی تھی جیسے کسی کو ڈھونڈ رہی ہو۔ آنکھوں میں تھوڑی سی پریشانی تھی۔

اچھا بس دس منٹ پھر چلو۔" مریم اس کے تاثرات دیکھتی بولی اسے کچھ گڑبڑ" لگ رہی تھی لیکن اس نے پوچھا نہیں۔

اچھا چلو تمہیں دیر ہو رہی ہے چلتے ہیں۔" کچھ ہی لمحوں میں زارا یہ کہتی اٹھ" کھڑی ہوئی جیسے یک دم ہی دل میں کوئی بات آئی ہو اور فوری عمل کر لیا ہو مریم پھٹی پھٹی سبز آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تمہیں کیا ہو گیا ہے آج زارا عجیب باتیں کر رہی ہو۔" مریم حیران ہوتی بولی۔ "

ارے کچھ نہیں مجھے یاد آیا گھر پہ کام ہے جلدی چلو اب۔" وہ مریم کا ہاتھ پکڑے وہاں سے آگے چل دی زارا کبھی کبھی بہت عجیب حرکتیں کرتی ہے لیکن آج والی تھوڑی زیادہ عجیب تھی۔۔ وہ دونوں ٹیکسی میں بیٹھتی گھر کے لیے روانہ ہو گئیں ٹیکسی کے چلتے ہی شوفر نے چمکتی ہوئی سیاہ گاڑی سٹارٹ کی اور اس ٹیکسی کا تعاقب کرنے لگا خیر اب باقی کام شوفر کا تھا۔ مریم اس بات سے بالکل بے خبر تھی کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے کبھی کبھی انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کے وہ کسی کی نظروں میں ہے مریم بھی اس بات سے انجان تھی۔۔۔

شام کی جامنی سیاہی آسمان پر اپنی دھاڑیں پھیلاتی جا رہی تھی دوپہر کی تیز دھوپ اپنے اختتام کو تھی چمکتی سڑکیں اب سیاہی میں بدلتی جا رہی تھیں ایک اور دن آیا اور چلا گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

آل سیٹ ایجنٹ 62؟"وہ بھاری گھمبیر آواز میں بولا کان میں لگا سفید بلوٹوتھ چمکا" تھا۔ہاتھوں پر سیاہ دستانے چڑھا رکھے تھے دائیں ہاتھ میں پستول پکڑے وہ اپنے اگلے وار کے لیے بالکل تیار تھا۔

یس سر ابھی وہ پچھلے راستے سے آگے بڑھے گا ہم حملہ کریں گے۔"ایجنٹ 62" راستے پر نظریں ٹکائے بولا جہاں سے اس شخص کو آنا تھا۔

وہ اب الگ الگ اطراف میں کھڑے تھے بالکل چوکس تاکہ کوئی کوتاہی نہ ہو۔

وہ آرہا ہے بس چار قدم کی دوری پر ہے۔"کسی نے بلوٹوتھ کے ذریعے آگاہی" دی۔

"تین قدم۔"

"دو قدم۔"

"ایک قدم۔"

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

اٹیک کرو ایجنٹس۔" آواز آتے ہی وہ چاروں کونے سے نکلے اور آس آدمی کو "
چاروں طرف سے گھیر لیا۔ وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھا۔

ایجنٹ ڈارک نے پستول سیدھا اس کی کنپٹی پر رکھی سرد آنکھوں میں سکون تھا وہ جب بھی کسی پر حملہ کرتا اتنے ہی اطمینان اور سکون سے کرتا کہ سامنے والے کو اس سکون سے خوف آتا تھا۔

تمہارا کھیل ختم ظفر اقبال بہت ہو گیا یہ چوہے بلی کا کھیل۔" وہ اسی سکون " بھرے لہجے میں بولا ظفر کی جان حلق میں آٹک گئی تھی وہ بری طرح پھس چکا تھا۔

"مجھے چھوڑ دو ورنہ میرے.... میرے آدمی تم اب کو مار دیں گے۔ "

اووو میں تو ڈر گیا یہ دیکھو میرا جسم پسینے سے بھر گیا۔" وہ تمسخرانہ انداز میں بولا " تو باقی کے تین آدمی بھی مسکرائے جبکہ ظفر کو جان کے لالے پڑ چکے تھے۔ اس شام کے اندھیرے میں کوئی بھی اسے بچانے نہیں آئے گا یہ تو طے تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ڈالواس کو گاڑی میں اس کے ساتھ جو کرنا ہے کیپٹن کریں گے۔"اس نے ظفر" کے سر پر زور سے پستول دے ماری تبھی اس ان تینوں نے ایک گاڑی میں ڈالا۔اور وہ پانچوں وہاں سے ایسے غائب ہوئے جیسے کبھی وہاں تھے ہی نہیں۔وہ اپنے کام کے پکے تھے۔

میرب زاوش کے کمرے میں تھی وہ بیڈ پر بیٹھی کچھ کتابیں کھولے ان کو پڑھنے میں مصروف تھی وہ ہمیشہ زاوش کے کمرے میں ہوتی تھی وہ اسے بہت اچھی لگتی تھی ۔زاوش ان کی خالا کی بیٹی تھی اس کے ماں باپ دوسرے شہر میں رہتے تھے جبکہ وہ

پڑھائی کے لیے ان کے گھر میں ٹھہرنے آئی تھی تب سے میرب بہت خوش تھی اور زیادہ سے زیادہ اسی کے ساتھ رہتی تھی۔

زاوش سنگھار میز کے آگے کھڑے آنکھوں پر آئیلائیز لگا رہی تھی جب وہ لگ گیا تو آنکھیں موندے وہیں کھڑی ہو گئی تاکہ وہ سوکھ جائے میرب اُٹھی اور کمرے سے باہر چلی گئی شاید کوئی کام پڑ گیا تھا تبھی ارمان کمرے میں داخل ہوا اسے ثمینہ بیگم نے بھیجا تھا ان دونوں کو کھانے کے لیے بلا لائے۔

ارمان نے زاوش کو یوں آنکھیں بند کیے دیکھا تو چلتے اس تک آیا اور دو قدم کے فاصلے پر رک گیا ارمان بے جھک کر اس کی آنکھوں پر پھونک ماری۔

وہ جو سمجھ رہی تھی یہ میرب کا کام ہے جلدی سے آنکھیں کھولی تو پھٹی پھٹی نظروں سے ارمان کو دیکھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

کون جیتے گا ان سے باتوں میں “

" . جن کی آنکھیں کلام کرتی ہوں

اس نے ہنستے ہوئے ایک شعر پڑھا زاوش کو کچھ سیکنڈ تو کچھ بھی سمجھ نہیں آیا پھر بولی
۔

آپ کو کچھ چاہیے ؟"اس کے آپ کہنے پر ارمان کھل کر مسکرایا۔کاش وہ اسے “
بتا سکتا اپنے دل کی بات۔۔کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔

نہیں تو امی کھانے کے لیے بلا رہی ہیں آجاؤ۔"اسے بلا کر وہ الٹے قدموں “
کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ وہ اپنی جگہ ساکت رہ گئی پھر سر جھٹک کر بولی۔

عجیب پاگل ہے یہ بھی ہنہہ۔"پھر کمرے سے باہر چلی گئی۔۔ “

وہ سب کھانے کی ٹیبل پر بیٹھے تھے البتہ آج روز کی بنسبت کھانے کی ٹیبل پر تھوڑی خاموشی تھی رافع بھی چپ چپ سا تھا عالم صاحب بھی خاموش تھے مریم کو یہ خاموشی ہضم نہیں ہو رہی تھی۔اس لیے خود ہی بول پڑی۔

"بابا آج میں شاپنگ پر گئی تھی۔"چاولوں کی پلیٹ میں چمچ چلاتے بولی۔

"ہمم اچھا کیا بیٹا۔"عالم صاحب نے جیسے بس سرسری سا جواب دیا۔

تو وہ چور نظروں سے رافع کو دیکھنے لگی وہ اسے نہیں دیکھ رہا تھا۔پھر ٹیبل کے نیچے سے ایک لات رافع کے گھٹنے پر جڑ دی۔

"اففففف۔"اس نے غصے سے ماہی کو گھورا۔جیسے کہہ رہا ہو اتنی زور سے کیوں مارا۔

www.novelsclubb.com

ماہی سکون سے کھانا نہیں کھایا جارہا تو بول دو نا ایسے مار کیوں رہی ہو۔"رافع بھی" آخر اسی کا بھائی تھا اب پنگا لے ہی لیا ہے تو بھگتو۔

میں نے کیا کہہ دیا آپ کو اور یہ بیماروں جیسی شکل کیوں بنا رکھی ہے بھائی۔" "

وہ شرارتی آنکھوں سے بولی۔عالم صاحب اور سلطانہ بیگم بس خاموش تھے۔

میرے سر میں درد ہے تمہیں کوئی پرواہ ہے بھائی کی۔" وہ خفا سا سر جھٹک کے" بولا۔

تبھی عالم صاحب کرسی چھوڑ کر کھڑے ہو گئے وہ تینوں چونک گ ئے۔

بابا کھانا کھا لیا کیا؟"مریم نے اپنے بابا سے پوچھا۔"

ہاں بیٹا اب تم چائے بنا دینا مجھے ویسے بھی آج بھوک نہیں۔" وہ بول کر آگے" بڑھنے لگے۔تبھی رکے اور رافع کو دیکھا۔

"اور رافع کھانا کھا کر اسٹڈی روم میں آؤ بیٹا۔"

"جی؟؟اوکے بابا۔" وہ ناسمجھی سے بولا۔اور آنکھیں گھمائی جیسے کہہ رہا ہو اب کونسی نئی مصیبت آگئی۔

"ماما بھائی بابا کو کیا ہوا۔" مریم ان دونوں کو دیکھ کر بولی جیسے کچھ تو ہوا ہے۔

"پتا نہیں بیٹا خیر تم پریشان نہ ہو۔" انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا۔

"ہاں ماہی میں پوچھ لوں گا ان سے گڑیا پریشان نہ ہو جاؤ چائے بناؤ اور میرے لیے کافی پلیز۔" وہ چاول کھاتے بولا۔

"کافی پلیز تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے ہوٹل میں آئے ہوں۔" وہ چڑ کر بولی اور ماں کے ساتھ برتن سمیٹنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ چار نفوس اس اندھیرے کمرے میں موجود تھے اور درمیان میں کرسی پر بیٹھا آدمی رسیوں میں جکڑا ہوا تھا وہ آنکھیں موندے ہوئے تھا شاید نیم بیہوشی کی حالت میں تھا گردن ایک طرف گرائے ہوئے۔

"پانی ڈالو ایجنٹ اس کے چہرے پر تھوڑی خدمت کریں ہم اس کی۔" کیپٹن عین اس شخص کے سامنے کھڑا تھا وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا انتہائی سخت مزاج چہرے پر زمانے کی سختی تھی اس کی شخصیت واقعی ہی کیپٹن جیسی تھی بارعب اور سنجیدہ چہرہ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایجنٹ 65 تم جا کر دوسرا کیس سنبھالو اسے ہم. دیکھ لیں گے۔" وہ کیپٹن کی " بات سنتے ہی اس ویران کمرے سے باہر نکل گیا تھا جہاں صرف ایک کرسی رکھی تھی باقی ساری جگہ میدان جیسی صاف تھی۔

وہ کوریڈور سے گزر رہا تھا اس ایجنسی میں اتنی خاموشی تھی کہ خوف آتا اس کے قدموں کی آواز گونج رہی تھی چہرہ بالکل سپاٹ تھا عموماً کچھ سوچ رہا تھا وہ وہ چلتا ہوا اپنے مخصوص کمرے تک آیا کمرہ نمبر بتیس 32 اس نے ہینڈل گھمایا اور قدم اندر رکھے بٹن دبائے تو وہ تاریک کمرہ بتیوں سے روشن ہوا کمرے کے اطراف میں ایک بڑی الماری رکھی تھی اور اس پر کچھ فائلز رکھی تھیں درمیان میں میز پڑی تھی جہاں وہ چلتا ہوا آیا اور بیٹھ گیا میز پر کچھ کاغذ پڑے تھے ایجنٹ ڈارک نے انہیں ٹٹولا اور پھر جیسے اسے وہ صفحہ مل گیا ہو جس کی اسے تلاش تھی وہ غور سے اس پر لکھی تحریر پڑھنے لگا دونوں بھنویں ملائے پھر ساتھ رکھے سیل فون پر ایک نمبر ڈائل کیا اور پھر خاموشی سے بیٹھ کر کسی کا انتظار کرنے لگا تب ہی شوفر اور ایجنٹ 62 کمرے

www.novelsclubb.com

میں داخل ہوتے نظر آئے شوفر مودب سا سامنے کھڑا ہو گیا جبکہ ایجنٹ سامنے والی کرسی پر براجمان ہو گیا۔

شوفر یہ کچھ ڈیٹیلز ہیں راحیل بخاری کی ان سب کے بارے میں پتہ کرواؤ اٹلی میں اس کے کچھ لوگ ہیں اسمگلران کی پہچان کرواؤ تمہارے پاس بہت تھوڑا وقت ہے اب جاؤ فاسٹ۔" وہ بیت تحمل سے اسے سمجھاتا آخر میں سخت لہجے میں بولا تو شوفر وہ کاغذات پکڑے کمرے سے چلا گیا۔

ہم ایک ساتھ تین کیس ہینڈل کر رہے ہیں جن میں سے ایک سمجھو پورا ہو گیا " لیکن باقی کے دو۔۔" ایجنٹ 62 کچھ بولتا چپ سا ہو گیا۔

"ہمت مت ہارو دوست انشاءاللہ ہم کامیاب ہوں گے۔"

"انشاءاللہ لیکن وہ لڑکی اس کا کیا؟۔"

میں نے شوفراس کی حفاظت کے لیے کہا ہے اور وہ ہمیں مایوس نہیں کرے گا "

۔" ایجنٹ ڈارک گہری سوچتی نظروں سے بولا۔

" لیکن کیا وہ مان گئی ہماری مدد کرنے کے لئے. "

اب تک تو نہیں مانی لیکن مان جائے گی ایجنٹ ڈارک کو اپنے کام کروانے آتے "

ہیں۔" وہ دونوں انگلیوں میں قلم گھماتا بولا اور دھیما سا مسکرایا لیکن آنکھیں ویسے

ہی خشک تھیں کوئی تاثر نہیں تھا سامنے بیٹھے شخص نے تھوک نگلا۔

تم ظفر اقبال کے چیلوں پر نظر رکھو جب انہیں پتا چلے گا کہ یہ منظر سے غائب "

ہے تو چپ نہیں رہیں گے وہ۔" وہ میز پر دونوں ہاتھ باندھے آگے کو جھکا چہرے پر

تھوڑی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

"فکر مت کرو میں دیکھ لوں گا ان کو۔ "

"ہمم۔ "

تم دوبارہ اس کڑکی سے رابطہ کرو ورنہ وہ اس بات کے بارے میں نہیں سوچے گی۔" جیسے کچھ یاد آنے پر ایجنٹ 62 دوبارہ بولا۔

ہاں میں جانتا ہوں تم فکر مت کرو۔" اس کے ایسے جواب پر اس نے گھور کر ایجنٹ ڈارک کو دیکھا آہ!! وہ ہمیشہ اس سے کچھ سن لیتا تھا۔ اب وہ دونوں ہی خاموش تھے بات کرنے کو اب کچھ تھا ہی نہیں سارے معاملات طے کر چکے تھے ان دونوں کے شاطر دماغ۔۔۔۔

رات کے سناٹے میں وہ تیزی سے ڈرائیو کرتا طلال ولا کے پورچ میں داخل ہوا ہر طرف خاموشی تھی سناٹا تھا وہ کہاں تھا کسی کو پرواہ نہیں تھی کس حالت میں تھا کسی نے نہیں سوچا اس کے بارے میں یہاں تک کہ اس کے اپنے باپ نے بھی نہیں

دائم گاڑی سے نکلا اپنی جیکٹ اُٹھائی اور قدم قدم چلتا داخلی دروازے میں داخل ہوا چاروں طرف خاموشی تھی گھڑی کی ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی رات گیارہ بجے کا وقت تھا وہ ڈرائنگ ٹیبل میں آیا تو وہاں کھانے کے کچھ برتن رکھے تھے جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ دونوں میاں بیوی کھانا کھا چکے تھے دائم تلخی سے مسکرایا ایک ٹیس سی اُبھری تھی اس کے سینے میں اس نے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی لیکن آج اسے نجانے کیوں دکھ ہوا تھا.....وہ کچن میں گیا اور کافی بنانے لگا اس کے ذہن کو اس وقت سکون کی تلاش تھی اور کافی اس کا واحد حل تھی۔۔

وہ سیڑھیاں عبور کرتا ہاتھ میں مگ اُٹھائے اپنے کمرے میں آگیا۔جیکٹ بیڈ پر رکھی مگ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور آئینے کے سامنے جا کھڑا ہوا اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنی دائیں آنکھ کے پاس ایک چھوٹے سے نشان کو انگلیوں پوروں سے چھوا وہ کراہ اُٹھا شاید درد زیادہ ہوا تھا سرمئی آنکھوں میں تکلیف تھی۔اس نے اپنی پینٹ کی جیب

www.novelsclubb.com

میں پڑی چیزیں نکالی اپنا والٹ اور گاڑی کی چابی تبھی وہ رومال بھی نکلا جو آج ہی مریم نے اسے واپس لوٹایا تھا دائم نے سر جھٹکا۔

عجیب ضدی لڑکی ہے یہ۔"وہ بڑبڑایا تھا اور رومال ڈریسنگ ٹیبل پر رکھے"

فریش ہونے چلا گیا قد آور کھڑکیوں پر کرٹنز گرے تھے البتہ باہر سے کھڑکیاں کھلی تھیں اس کا کمرہ اتنا صاف ستھرا تھا کہ کہیں کوئی دھول مٹی نہیں تھی سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر ایک عورت کی تصویر فریم کروا کر رکھی تھی وہ غزالی آنکھوں والی عورت تھی نورانی چہرہ لیے مسکرا رہی تھی.......

www.novelsclubb.com

مریم کچن میں کھڑی رافع کے لیئے کافی بنا رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

افف اتنے نخرے تو کسی لڑکے کے نہیں ہوتے جتنے ان رافع صاحب کے ہیں"

۔" وہ منہ بنائے بولتی جارہی تھی۔ تب کسی خیال کے آنے پر رکی اور ڈرتے ڈرتے جھک کر کھڑکی سے باہر دیکھا اس کی رکی ہوئی سانس بحال سی ہوئی آج وہاں کوئی نہیں تھا شکر... وہ واپس سے اپنے کام میں مگن ہوگئی جب شیلف پر پڑا اس کا موبائل بجا اسے اب عادت ہوچکی تھی بے وقت فون کالز آنے کی۔ اس نے موبائل کی اسکرین دبائی تو روشنی سے چہرہ چمکنے لگا سبز آنکھوں میں یکدم ہی غصہ اتر آیا آج پھر اسی غیر شناسا نمبر سے کال آرہی تھی مریم نے اسکرین پر چمکتا لال بٹن دبا کر فون کاٹ دی۔

پیچھا کیوں نہیں چھوڑ رہا آخر یہ میرا۔" اففففف"

www.novelsclubb.com

وہ کافی میں دودھ انڈیلنے لگی ماتھے پر بے شمار شکن تھے ذہن میں سوچیں۔ جب ایک بار پھر سے موبائل فون بجنے لگا اس نے ضبط سے آنکھیں بھینچ لیں اور کال ریسیو کرتے کان سے لگالی۔

.سلام میڈم۔"سہ بھاری گھمبیر آواز میں بولا"

میں نے آپ سے کہا نہ کے مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔"وہ دبی دبی" آواز میں غرائی۔

میں نے سلام کیا تھا آپ کو اخلاقاً آپ لو جواب دینا چاہیے۔"اس کا لیجا" مسکرانے والے تھا۔

"بھاڑ میں جائیں آپ مجھ سے رابطہ کرنے کی ضرورت نہیں مسٹر۔ "

آپ ایک مرتبہ میری بات سن لیں یہ میری آپ سے درخواست ہے میڈم "
۔"وہ اطمینان سے بولا جیسے اسے یقین ہو کہ وہ اس کی بات ضرور سنے گی اور ویسا ہی ہوا۔

www.novelsclubb.com

آپ کے پاس صرف پانچ منٹ ہیں اپنی بات کہنے کو۔"وہ ساتھ رکھ کرسی پر " بیٹھ گئی۔

"شکریہ.... میں ایک ایجنٹ ہوں ہماری ایک ایجنسی ہے۔ ہمیں آپ کی یونیورسٹی میں موجود ایک لڑکے کے خلاف کچھ ثبوت چاہیے مس مریم۔ بس اتنی سی بات ہے۔"

"کیسے ؟کیسے ثبوت کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ نا سمجھی سے بولی۔

"راحیل بخاری جانے مانے سیاستدان کا بیٹا ایک ڈرگ اسمگلر ہے۔" وہ بہت سوچ سمجھ کر الفاظ کا چناؤ کرتے بولا۔

"میں نہیں جانتی کسی ایسے شخص کو اور میں بھلا کیا مدد کروں گی آپ کی۔"؛ اسے شدید غصہ آیا۔

"آپ بالکل کر سکتی ہیں اور آپ کو کرنا ہو گا اس برائی کو روکنے میں مدد کریں ہماری۔"

میں کچھ نہیں جانتی آپ جھوٹ بول رہے ہیں یا سچ میں اس بارے میں کچھ " نہیں کرسکتی۔"اسے چڑ ہونے لگی۔

ہم آپ کو کچھ فائلز میل کردیں گے آپ کو خود سمجھ آجائے گی کیا جھوٹ ہے " "کیا سچ۔

مجھے کوئی انٹرسٹ نہیں ہے ان سب میں اللہ حافظ ایجنٹ۔"وہ آخر دانت " پیستے ہوئے بولی اور فون اوف کردیا۔

ایک بعد ایک مصیبت آرہی ہے میری زندگی میں اللہ میری مدد فرما۔وہ روہانسی ہو گئی۔تب رافع کی آواز اس کے کانوں میں پڑی.

ماہیبی کافی سٹڈی روم میں لے آنا اور جلدی کرو۔"وہ باہر کھڑا چلا کر بولا اور " سٹڈی روم کی طرف چلا گیا۔

رافع سٹڈی روم میں داخل ہوا تو عالم صاحب کھڑکیوں کے پاس کرسی پر بیٹھے تھی البتہ رافع کی جانب ان کی پشت تھی۔

"آؤ بیٹا بیٹھ جاؤ بات تھوڑی لمبی ہے۔" وہ اسے دیکھے بنا بولے رافع کو حیرت ہوئی تو وہ ساتھ رکھی میز پر بیٹھ گیا۔

"بولیں بابا میں سن رہا ہوں۔" حالات کو دیکھتے وہ بھی سنجیدہ ہو گیا۔

"ہممم۔۔بیٹا جب سے تم نے گھر میں حیدر کا ذکر کیا ہے تب سے تمہاری ماں کا دھیان اسی پر رکا ہوا ہے۔" وہ کافی سنجیدہ مگر نرم لہجے میں بولے۔

"جی بابا میرا بھی۔" ہو بڑبڑایا۔

"میں نہیں چاہتا کہ تمہاری بہن کے کانوں تک یہ بات جائے۔وہ ابھی بچی ہے پریشان ہو جائے گی۔عالم صاحب کافی فکر مند تھے۔

بابا ہم ماہی کو نہیں بتائیں گے ابھی اس کے بارے میں ماما سے بات کرتا ہوں "

۔"

"بیٹا حیدر کا ذکر اس گھر میں کئی سالوں سے نہیں ہوا مریم بالکل انجان ہے۔ "

بابا ہمیں پہلے ہی اس مسئلے کو حل کر لینا چاہیے تھا۔" رافع نے کچھ سوچتے اپنی رائے دی۔ تبھی مریم کمرے میں داخل ہوئی ہاتھ میں ٹرے تھا جس میں دو مگ رکھے تھے۔

بھائی۔" رافع اسے دیکھتا جیسے بت ہی بن گیا۔ "

عالم صاحب کو بھی سب کچھ ڈوبتا ہوا نظر آیا کیا اس نے سن لی تھی ان کی ساری بات؟ کیا وہ جان گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیاہوا آپ دونوں کے چہرے کے رنگ کیوں اُڑ گئے میں تو آپ دونوں کی" چائے اور کافی لائی ہوں۔" وہ چلتے اندر آئی اور رافع کے قریب ہی میز پر وہ ٹرے رکھ دیا۔

ماہی تم کب آئی تھی ؟..."رافع نے مگ اُٹھاتے پوچھا۔"

بس ابھی ابھی ویسے آپ دونوں کیا باتیں کر رہے تھے۔"وہ بھی ان کے پاس " بیٹھ گئی۔

کچھ نہیں بیٹا بس آفس کے کچھ کام تھے۔"عالم صاحب نے اس کے سر پر پیار " سے ہاتھ پھیرا۔

"او کے پھر آپ لوگ باتیں کریں میں سونے چلی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ان سے گلے لگے اپنے کمرے میں چلی گئی رافع بھی خاموشی سے اپنے بابا کو دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا کہ یہ بات زیادہ دیر نہیں چھپ سکتی تھی ...

رات باہر گہری ہوتی جارہی تھی وہاں عالم صاحب کی سوچوں کا پہاڑ اور بڑھتا جارہا تھا۔۔۔سلطانہ بیگم کی طبیعت کچھ اچھی نہیں تھی تو وہ جلدی ہی سو گئی تھیں۔مریم اپنے کمرے میں جاچکی تھی گھر میں سناٹا چھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ختم شد

....قسط نمبر 4

...نایاب عشق..از مریم فیاض

www.novelsclubb.com